شائع کردہ: مؤسسۂ مِرأۃُ الدَعوۃ الاسلامِیہ پیلی بھیت شریف یوپی

میثم قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ مختصر رسالہ، ہدایت قبالہ، حق وباطل کی پہچان بتانے والا، دنیائے وہابیت و دیوبندیت میں ہلچل مچانے والا، اپنی نوعیت کا منفرد اور انوکھا رسالہ بنام

مسلمانو!

حق وباطل کو پہچانو

قسط اوّل

مصنف

ضیغم اسلام وسنیت، قاطع کفر وبدعت اطیب العلماء حضرت علامہ مفتی

ابو طاہر **محمد طیّب صاحب علیہ الرحمۃ** داناپوری

ثم پیلی بھیتی مفتی جاورہ رتلام (ایم پی)

ترتیب وتلخیص وتسہیل: **محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی**

موبائل 9719703910

شائع کردہ

مؤسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ، گلڑیا، سکولہ، پیلی بھیت شریف یوپی

Contact : Islamic Invitation Miror, Gularia Sakola, Pilibhit (U.P.)

بتعاون جماعت رضائے مصطفیٰ انگلینڈ

سلسلۂ مطبوعات ۵۰

نام کتاب	مسلمانو! حق و باطل کو پہچانو قسط اوّل
مصنف	حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ
ترتیب تلخیص	محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی
تصحیح	قاری محمد اسلام صاحب نگروی
تعداد	تین ہزار 3000
کمپوزنگ	ڈاکٹر محمد طارق خان نوری
مطبوعہ	نوری پرنٹرس، بھورے خاں، پیلی بھیت (یوپی)
ناشر	مؤسسہ مرآۃ الدعوۃ الاسلامیہ گلڑیا، سکولہ، پیلی بھیت یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین کرام! فقیر قادری جس طرح ۱۹۹۱ء سے مفتی جاورہ حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ دانا پوری ثم پیلی بھیتی کے قلمی و علمی سرمائے کی تلاش و جستجو میں لگا ہوا ہے۔ اسی طرح اس کو مناسب تلخیص و تسہیل اور مقتضائے وقت کے تحت مختلف مراحل سے گزار کر اس کی نشر و اشاعت میں بھی مصروف ہے۔ حالانکہ یہ نہایت ہی مشکل اور دشوار کن کام ہے۔ بالخصوص ایسی شکل میں کہ آپ کے فرزندگان و تلامذہ سے لیکر مریدین تک کسی کی بھی کوئی توجہ نہیں۔ حتّٰی کہ بعض مریدین کو جب ہم نے اس طرف متوجہ کیا اور اس اہم خدمت کی دعوت دی تو انہوں نے ایسی بے توجہی کا مظاہرہ کیا کہ جس کی ہم ان سے توقع بھی نہیں کر سکتے تھے۔ مگر پھر بھی ہماری محنت رائیگاں نہیں گئی بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ، خاصی حد تک کامیابی ملی اور مخلص احباب نے ہر موڑ پر ہمارا ساتھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر کئی موضوعات پر کام ہونے کے باوجود مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے کئی رسائل و ہینڈ بل شائع کئے جا چکے ہیں۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

اہل حق ونظر سے

انصاف کی اپیل

زیر نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو کہ ''مسلمانو! حق و باطل کو پہچانو'' کے عنوان سے ابتداءً پوسٹر کی شکل میں بھارت کی مختلف زبانوں میں کئی جگہوں سے شائع ہوا تھا۔ پھر بعد میں ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف سے شائع ہوا۔ جس کے حوالہ جات غلط ثابت کرنے پر ایک ہزار روپے کا انعام بھی مقرر تھا اور آج بھی ہے۔ انعام لگانے کا مقصد شاید یہ ہو کہ بعض من چلے حضرات ایک ہزار روپے حاصل کرنے کے لئے حوالجات غلط ثابت کرنے کی کوشش کریں گے مگر اس کے برعکس جناب اسعد صاحب اسرائیلی ہلالی سرائے سنبھل نے کتب دیوبندیہ کے حوالجات کی تصدیق کرتے ہوئے کچھ خامہ فرسائی کی تو اسکے جواب میں جو جواب تحریر کیا گیا وہ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے اور ہر سنجیدہ ذہن کو دعوت عام ہے کہ اسے دین و مذہب پیارا ہے تو اس کتاب کو بغور پڑھ کر اپنی رائے سے مطلع کرے کہ کتب دیوبندیہ کی جو عبارات مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے پیش کی ہیں اور ان سے جو مفہوم موصوف علیہ الرحمۃ نے سمجھا ہے وہ صحیح ہے یا اسعد صاحب سنبھلی کی تاویلات؟

قارئین سے ایک بار پھر ہماری گزارش ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے بنظر انصاف پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟ ہم فرض تبلیغ ادا کر چکے۔ وما علینا الا البلاغ

فقیر محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانو! حق و باطل کو پہچانو

قارئین کرام!

اب ہم ذیل میں پہلے جناب اسعد صاحب دیوبندی سنبھلی کی تحریر کا اقتباس پیش کر رہے ہیں۔ پھر اپنی جوابی گفتگو شروع کریں گے۔

اسعد صاحب اسرائیلی کے مضمون کی نقل مطابق اصل:—

محترم جناب .... سلام مسنون

رسالہ نوری کرن میں آپکا مضمون ''مسلمانو! حق و باطل کو پہچانو'' پڑھا جس میں آپ نے دو عنوان قائم کر کے یعنی عقائد اہل سنت اور عقائد دیوبندیہ کے تحت دیوبندیو کو کافر قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کا یہ مضمون خلوص کے ساتھ لکھا گیا ہے اور دیوبندیو کو کافر قرار دیتے وقت آپ کے شعور میں سوائے خلوص کے کچھ اور نہیں تھا، لیکن محترم میں سمجھتا ہوں کہ آپ دیوبندیو کی طرف سے کافی غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ حوالوں کو میں نہیں کہتا حوالے آپ نے بالکل صحیح لکھے ہیں اور آپ جیسے مخلص انسان سے اسکے علاوہ اور کوئی توقع بھی نہیں کی جا سکتی، ناممکن ہے کہ آپ حوالوں میں بہتان تراشیں گے یا افتراء کریں گے لیکن اتنا ضرور ہے کہ آپ حضرات ہماری طرف سے بہت زیادہ بدگمان ہیں۔ ہم نے کبھی آپ کو کافر نہیں کہا اور نہ بسلامتی ہوش و

حواس کہہ سکتے ہیں اور غلط کہتا ہے جو آپ حضرات کو کافر قرار دیتا ہے۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ آپ حضرات ہم کو کافر کیوں قرار دیتے ہیں اگر آپ کا مطلب عقائد سے ہے تو عقائد کے بارے میں بھی آپ بہت غلط فہمی یا پرخلوص بدگمانی میں مبتلا ہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی لئے متنبہ کردیا ہے۔ ان بعض الظن اثم

جواب: اسعد صاحب کی تحریر سے یہ تو واضح ہوگیا کہ ہمارے تحریر کردہ مضمون میں کتب دیوبندیہ سے جو حوالاجات دیئے گئے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں اس میں ہم سے قصداً یا سہواً کوئی لغزش نہیں ہوئی ہے الحمد للہ رب العالمین۔

کیا اسعد صاحب! میں آپ سے یہ دریافت کرسکتا ہوں کہ کافر کو کافر کہنا شرعاً کیسا ہے؟ جبکہ آپ نے اپنے اکابر کی عبارات کے اس مفہوم کو جو ہم سمجھے ہیں اور وہی دوسروں پر واضح کرتے ہیں، ہماری کم فہمی یا پرخلوص بدگمانی پر محمول فرمایا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آپنے یہ نہیں کہا کہ وہ عبارات عین ایمان ہیں اور آپ اہل سنت انھیں کھینچا تانی کرکے کفر ٹھہرا رہے ہیں۔ بلکہ آپکو خود بھی اعتراف ہے کہ یہ عبارات وحشت آفریں ہیں۔ (جیسا کہ آپکی اگلی تحریر سے ظاہر ہے) غالباً وحشت آفریں کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ وہ آپکے اکابر ہیں جنکا وقار آپکے دل میں خدا و رسول سے زیادہ ہے ورنہ اگر یہی عبارات کسی اور کے قلم سے نکلی ہوتیں تو تسبیح لیکر کفر کفر کا وظیفہ رٹتے۔ اگر یہ عبارات وحشت آفریں اور کفر نہ

ہوتیں تو آپ ہمارے خلوص کے گن نہ گاتے بلکہ ہمیں کافر کہنے پر مجبور ہوتے، کیوں کہ ہم جن عبارات کے ظاہر مفہوم کے پیش نظر قائلین و ناقلین کو کافر کہتے ہیں۔ اگر وہ عبارات عین ایمان واسلام ہوتیں تو ان میں ہیر پھیر کرکے کفر بتانے والا فقہائے کرام کے نزدیک کافر ہوتا یہ تو متفقہ فیصلہ ہے من شك فی کفرہ و عذابه فقد کفر۔ اگر ہم جان لیں کہ عبارت کفر اور لکھنے والا کافر ہے تو اسے کافر نہ کہنا بھی کفر ہے۔ اسی طرح جو مسلمان کو کافر کہے گا تو وہ کفر اسی کہنے والے کی طرف لوٹے گا۔ مسلمان کا کچھ نہ بگڑیگا۔ کفر کوئی ادلا بدلہ نہیں کہ کوئی کافر ہمیں کافر نہ کہے تو ہم اسے مسلمان جاننے لگیں۔ ہمیں تو قرآن سے یہ سبق ملا ہے کہ خدا کو خدا، رسول کو رسول، ولی کو ولی، مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر کہنا، جاننا، ماننا، ہی عین ایمان واسلام ہے۔ اگر کسی کافر کو مسلمان جانا تو کافر اور کسی مسلمان کو کافر جانا تب کافر، ولی کو نبی مان لیا تو کافر، نبی کو خدا مان لیا تو کافر، اور خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع واعلیٰ میں ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی کی تب کافر۔ یہی ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ اور غالباً اسعد صاحب آپ کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا۔

مسلمانو! حق وباطل کو پہچانو!

عقائد اہلسنت (۱)

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر عیب ونقصان (کمی) اور کذب وظلم بلکہ ہر برائی سے پاک ومنزہ ہے اسکی ذات وصفات میں کوئی عیب اور کسی طرح کا نقصان (کمی) ہرگز ممکن نہیں۔ (قرآن عظیم واحادیث کریمہ)

عقائد وہابیہ دیوبندیہ (۱) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چوری کرسکتا ہے۔ جھوٹ بول سکتا ہے۔ ظلم کرسکتا ہے۔ جو کچھ گندے گھنونے کام بندے کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں وہ سب گندے گھنونے کام کرنا اللہ کے لئے عیب نہیں نہ ان کاموں کے کرنے کی وجہ سے اسکی ذات میں نقصان (کمی) آسکتا ہے۔

اصل عبارت چوری وشراب خوری وجہل وظلم سے معارضہ بھی کم فہمی سے ناشی ہے۔ کیوں کہ معلوم ہوتا ہے کہ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت کا بندے کی قدرت سے زیادہ ہونا اور خدا کے مقدورات کا بندے کے مقدورات سے زائد ہونا ضروری نہیں حالانکہ یہ کلیہ مسلمہ اہل کلام ہے کہ جو مقدور العبد ہے وہ مقدور اللہ ہے (ضمیمہ اخبار نظام الملک مولوی محمود حسن دیوبندی) دوسری عبارت۔ کذب وظلم وسائر قبائح (تمام برائیوں) میں بالنظر الیٰ ذات الباری کوئی قبح ہی نہیں۔ یعنی ان افعال کی وجہ سے اسکی ذات اقدس میں کوئی قبح لازم نہیں ہوسکتا۔ (جہد المقل جلد اول، ص ۷۷ مصنفہ مولوی محمود حسن دیوبندی صدر مدرس)

نقل تحریر اسعد صاحب: عقیدہ نمبر۱ کے بارے میں آپ کا پہلا نمبر یہ ہے۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب ونقصان سے اور کذب وظلم بلکہ ہر برائی سے پاک اور منزہ ہے۔ اسکی ذات وصفات میں کوئی عیب اور کسی طرح کا نقصان ہرگز ممکن نہیں۔ بالکل یہی عقیدہ ہمارا ہے اور آپ نے جو حوالے پیش فرمائے ہیں ان کا مطلب اس شبہ کا ازالہ کرنا ہے کہ آیت قرآنی ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلیٰ کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر، تو شبہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ تو مطلب یہ ہے کہ قدیر ہے کر تو سکتا ہے۔ لیکن یہ کہ وہ ایسا کرے یہ اسکی شان کے منافی ہے۔ کبھی ہرگز وہ ایسا نہیں کریگا اس کا امکان بھی نہیں کہ وہ ہم سے کبھی جھوٹ بولیگا اگرچہ وہ کرسکتا ہے۔ جیسے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ آپ چوری کرسکتے تھے۔ دغا دے سکتے تھے، جھوٹ بول سکتے تھے۔ لیکن آپ نے نہیں بولا، دغا نہیں دی، فریب نہیں کیا کیونکہ آپ نبی تھے معصوم عن الخطأ تھے یہ سب گناہ آپ کی قدرت میں تھے لیکن اپنی طہارت نفس اور رسول اور خدا کے پیارے ہونے کی وجہ سے اس کا صدور نہ ہوا، کافر ہے وہ جو کہتا ہے کہ خدا کبھی جھوٹ بولے گا یا چوری کرے گا۔

الجواب: اسعد صاحب ایک وہ دور سعید تھا کہ اہل اسلام آپس میں ایک دوسرے کے صدق وکذب وعیب پر گفتگو کرنے سے احتراز برتتے تھے۔ ایک آج کا زمانہ ہے کہ آپ اور آپ کے بڑے، معاذ اللہ، خدا کے لیئے کذب ودغا، فریب، چوری، شراب خوری غرض ہر برے کاموں پر قادر ماننے پر مصر ہیں۔ اور کس دلیری سے خط کشیدہ الفاظ تحریر کئے ہیں۔ ڈھال

بنایا آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر (البقر۲/۲۰) کو ساتھ ہی
فرماتے ہیں تو شبہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے، چوری کر سکتا
ہے۔ حیرت ہے کہ شبہ صرف وہابیوں اور دیوبندیوں ہی کو ہوا۔ اہل حق کو
کبھی خواب میں بھی شبہ نہیں ہوا اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ کبھی ہو۔

دوسرے شبہ کا لفظ اسعد صاحب نے تحریر فرمایا ہے آپ کے جن
بزرگوں نے امکان کذب ہی نہیں بلکہ ہر عیب و ممتنع پر قادر مان کر خدا پر
بہتان باندھا اور نئے فتنے کا دروازہ کھولا ہے۔ ان لوگوں نے شبہ کی طرف
اشارہ کر کے اپنے جرم کو ہلکا نہیں کیا بلکہ یقین کے ساتھ لکھا ہے اگر وہ بھی
شبہ یا گمان کی آڑ میں اپنے کفر کو چھپاتے جب بھی شریعت مطہرہ کی گرفت
سے نہ بچتے۔

کیونکہ عام مسلمین سے بدگمانی اور شبہ کی برائی میں آپ خود آیت
قرآنی اپنے تمہیدی مضمون میں لکھ چکے ہیں اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ
(الحجرات ۴۹/۱۲) ترجمہ۔ بیشک بعض گمان یعنی شبہات بدگناہ ہیں" یہ تو
آپ مانتے ہی ہیں کہ قرآن کریم نے بدگمانی کرنے پر تنبیہ فرمائی ہے اور
وہ بھی عام مسلمین سے اگر کوئی احمق، انبیاء علیہم السلام سے بدگمان ہو تو اس
کا کیا حکم ہوگا اور کوئی بد بخت خدا ہی کی ذات پر شبہات کرنے لگے تو کیا
حکم ہوگا۔ بینوا توجروا

دیگر:۔ آپ نے میری ذات و نیت اور خلوص کو سراہنے میں اتنی
مبالغہ آمیزی سے کام لیا کہ رو میں حدود جائز سے بھی تجاوز فرما گئے۔ اتنی
خوش عقیدگی بھی اچھی نہیں۔ آپ نے میرے خلوص پر قصیدہ خوانی فرماتے

فرماتے یہاں تک لکھ دیا کہ "آپ جیسے مخلص انسان سے اس کے علاوہ
اور کوئی توقع بھی نہیں کی جا سکتی۔ ناممکن ہے کہ آپ حوالوں پر بہتان
تراشیں گے یا افترا کریں گے۔ اسعد صاحب غور تو کیجئے کہ مجھ جیسے سراپا
تقصیر انسان سے تو یہ خوش عقیدگی و خوش فہمی...... کہ میرے لیئے بہتان
تراشنا ناممکن، کیونکہ میں مخلص ہوں اور خدائے بزرگ و برتر جو صادق ہے
مصدوق ہے۔ صدیق ہے اور وہ خود ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ
اللّٰہِ قِیْلًا (النساء۴/۱۲۲)) ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات
سچی ہوگی، مگر آپ اور آپ کے بزرگ اسی خدا سے اتنے بدگمان کہ لکھ دیں
کہ وہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے، میرے ساتھ وہ خوش فہمی اور خدا کے ساتھ یہ
بدگمانی اور بدعقیدگی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، ولعنت
اللہ علی الکذبین۔

اب اپنے امام جناب مولوی اسمٰعیل دہلوی کا قول ملاحظہ فرمائیے
وہ فرماتے ہیں.......... پس لا نُسَلِّمُ کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد
(الی قولہ) والّا لازم آید کہ قدرت انسانی زائد از قدرتِ ربانی باشد۔
ترجمہ۔ پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہے ورنہ لازم
آئیگا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔ (یکروزی
مصنفہ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی پریس ص ۱۴۵)

اسعد صاحب ملاحظہ فرمائیے آپ کے امام صاحب نے امکان
کذب باری تعالیٰ کے لئے ایک انوکھا ثبوت فراہم کیا ہے۔ وہ فرماتے
ہیں کہ اگر خدا کے لئے کذب محال مانا جائے تو یہ لازم آئے گا کہ بندے کی

قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائے گی اگر یہ کلیہ آپ کے نزدیک بھی
صحیح ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ خدا اور بندے میں وجہ امتیاز کیا باقی
رہا؟ امکان کذب میں تو دونوں برابر ٹھہرتے ہیں نہ صرف امکان کذب
بلکہ ہر عیب و برائی بقول محمود حسن صاحب دیوبندی کے زنا، چوری، شراب
خوری، جہل وظلم ہر قبیح اور معیوب افعال جن پر بندہ قدرت رکھتا ہے۔ خدا
بھی قادر ہو جب تو خدا کہلانے کا مستحق ہے ورنہ بندے کی قدرت خدا سے
بڑھ جائے گی، اس لئے آپ نے بندے کے مقابل خدا کو بھی ہر عیب پر
قادر مانا مگر اس طرح دونوں برابر ہوتے ہیں۔ خدا بھی قادر بندے بھی
قادر اور یہ شرک صریح ہے۔ مگر اس شرک کا ہار گلے سے اتار پھینکنے کے لئے
یہ فرمائیں کہ شرک یوں نہیں کہ خدا کے لئے جھوٹ و ہر عیب ممکن ہے مگر
وہ ایسا کرے گا نہیں اور بندہ کرتا ہے اس طرح برابری کہاں رہی۔

تو جناب اسعد صاحب آپ کے اس جواب کی رو سے تمام بندوں
پر جھوٹ اور زنا، چوری، شراب خوری بلکہ ہر عیب و برائی کرنا واجب ٹھہریگا
کیونکہ بقول آپکے خدا اور بندے میں فرق صرف کرنے اور نہ کرنے کا ہے
یعنی خدا کے لئے ہر عیب برائی ممکن مگر کریگا نہیں۔ بندے کے لئے بھی ہر
عیب ممکن مگر بندہ کرتا ہے۔ اگر بندہ بھی نہ کرے تو وہ خدا کے برابر ٹھہریگا۔

اس طرح شرک کے وبال سے تو بچ گئے مگر لعنت کا طوق ہمیشہ کے
لئے گلے میں پڑ گیا دیگر گناہ عیب وقبائح کا عذاب تو الگ ہی رہا پر لعنت
اللہ علی الکاذبین کا پھندہ تو مذہب وہابیت کیلئے وبال جان بنکر رہ گیا کہ
جتنی دیر جھوٹ بولتا رہے لعنت کا مستحق اور جس آن جھوٹ بولنے سے

غافل ہوا مشرک ٹھہرا۔ گویا جو امکان کذب باری تعالیٰ کے قائل ہیں ان
کے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ پر قائم ہے۔ انکا ہر ہر قول وفعل سب جھوٹ
پر مبنی ہے ایسے مذہب کو وہی قبول کر سکتا ہے جو لعنت کے طوق کا بوجھ
برداشت کر سکے۔

اب زنا، چوری، شراب خوری و دیگر قبائح پر قادر ماننا تو یہ ایسی اہم
اور مشکل بات نہیں جسکی وضاحت کی جائے، میرے خیال میں تو معمولی
عقل والا بھی یہ ماننے کو تیار نہ ہوگا کہ خدا چوری بھی کر سکتا ہے، زنا بھی کر
سکتا ہے، شراب بھی پی سکتا ہے۔ معاذ اللہ ہر وہ کام کر سکتا ہے جو بندے کر
سکتے ہیں۔ کسی فعل کو ممکن ماننے کے لئے اسکی لوازمات کا موجود ہونا
ضروری ہے۔ بغیر لوازمات کی موجودگی کے کسی فعل کا صدور ممکن ماننا
حماقت۔ اگر کوئی کہے کہ سورج کی روشنی زنا کرنے اور درخت کا سایہ
چوری کرنے پر قادر ہے تو ہر شخص اسے پاگل کہے گا کیونکہ زنا اور چوری
کرنے کے لئے جن لوازمات کی ضرورت ہے وہ یہاں موجود نہیں، اسی
طرح نور حقیقی اللہ عزوجل کے لئے زنا، چوری، شراب خوری وغیرہ افعال
ممکن ماننے کے لئے ...... جسم، نفس دست و پا عضو مخصوص وغیرہ تمام
لوازمات کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر کوئی احمق یہ کہہ دے کہ خدا میں یہ
قدرت ہے کہ وہ انسان مرد یا عورت بن سکے تو زنا، چوری، وغیرہ پر بھی
قادر ہے معاذ اللہ، بفرض محال اگر ایسا ہو تب بھی کہنا کفر ہے کیونکہ اکثر وہ
باتیں جو صحیح اور حقیقت پر مبنی ہیں مگر کہنا گالی، مثلاً آپ کی ولادت جس
مقام سے ہوئی ہے اگر اس مقام کا نام لیکر اس کے آگے ...... والا بڑھا دیا

جائے تو آپ چراغ پا ہو جائیں گے۔ حالانکہ بات سچی ہے مگر کہنا گالی، تو پھر خدا کے لئے ایسا کہنا کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے، چوری کرسکتا ہے وغیرہ وغیرہ کیوں نہ توہین ہوگا۔ اچھا اسے بھی جانے دیجئے، جو الفاظ آپ نے خدا اور رسول کی شان میں لکھے ہیں کہ وہ ایسا کر تو سکتے ہیں مگر کریں گے نہیں وہی الفاظ لکھنے سے پہلے بجائے خدا اور رسول کے مسٹر جواہر لال نہرو کا نام لکھ کر چھاپ دیجئے، پھر آپ کو اور آپ کی ساری جماعت کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ گالیاں ہیں کہ تعریف۔

اسعد صاحب اور دیگر امکان کذب باری تعالیٰ کے قائلین سے چند سوالات:

(۱) بقول آپ کے جب خدا ہر شے پر قادر ہے تو کیا وہ اپنا جیسا خالق بنا سکتا ہے یا نہیں اگر بنا سکتا ہے تو جو بنے گا وہ خالق ہوگا یا مخلوق؟

(۲) بقول اسمٰعیل صاحب دہلوی کے جو بندہ کرسکتا ہے وہ خدا بھی کرسکتا ہے۔ تو بندہ شرک میں مبتلا ہوسکتا ہے تو کیا معاذ اللہ خدا بھی شرک کرسکتا ہے؟

(۳) بندہ کافر ہوسکتا ہے کیا خدا بھی کافر ہوسکتا ہے؟

(۴) بندہ اپنی ملکیت سے اپنے دشمن کو نکال سکتا ہے کیا خدا بھی اپنے دشمن کو اپنی ملکیت سے نکال سکتا ہے اگر نکال سکتا ہے تو بتائیں وہ کون سی جگہ ہے جو خدا کی ملکیت نہیں؟

(۵) جھوٹ، زنا، چوری، شراب خوری وغیرہ عیب جو بندے کرسکتے ہیں خدا بھی کرسکتا ہے قدیر ہے بقول اسعد صاحب کریگا نہیں کیونکہ برے کام

کرنا اسکی شان کے خلاف ہے تو جناب نکاح کرنا تو عیب نہیں، نماز پڑھنا، حج کرنا، روزہ رکھنا، باپ کی عزت کرنا، ماں کے رحم میں رہنا اور بعد ولادت اسکی چھاتی سے منھ لگا کر دودھ پینا، کھانا کھانا، دن بھر محنت مزدوری کرنا، شام کو پڑ کر سورہنا، استاد کی خدمت کرنا، اسکی جوتیاں اٹھانا، یہ سب کام بندہ کرتا ہے۔ خدا بھی کرسکتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں نہیں۔ کیا یہ سب افعال معیوب اور برے ہیں؟ اگر نہیں تو خدا کیوں نہیں کرتا اور بندہ یہ سب افعال نیک کرتا ہے تو بندہ قدرت و فطرت اور اجر میں خدا سے زائد ہے یا نہیں؟

(جواب جلد دیجئے تا کہ شائع کر دیا جائے)

عقائد اہلسنت: (۲)

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ خاتم النبین یعنی سب سے پچھلے نبی ہیں حضور کے زمانے میں یا حضور کے بعد قیامت تک اب کوئی نیا نبی ہرگز نہیں ہوسکتا آیۂ کریمہ کے یہی معنی ہیں جو اپنے ظاہری اور حقیقی معنی پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل و تخصیص ہے نہ مجاز و مبالغہ ہے اگر حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہونا مانا جائے تو حضور علیہ السلام کا خاتم النبین ہونا غلط ہو جائیگا۔

(قرآن عظیم واحادیث صحاح ستہ وآثار فقہائے محدثین)

عقائد دیوبندیہ: (۲) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو اس معنی میں خاتم النبین سمجھنا کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں عوام

یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔سمجھدار لوگوں کے نزدیک اس میں کوئی فضیلت نہیں۔بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (تحذیر الناس ص ۳)۔

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے خاتم النبین ہونے میں کچھ فرق نہیں پڑسکتا، چنانچہ بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔

(تحذیر الناس ص ۲۸)

نقل تحریر اسعد صاحب:۔عقیدہ نمبر۲ کے بارے میں۔آپ کا دوسرا نمبر ہے (۲) اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبین یعنی سب سے پچھلے نبی ہیں حضور کے زمانے میں یا حضور کے بعد قیامت تک اب کوئی نیا نبی ہرگز نہیں ہوسکتا اس کے جواب میں آپ نے دو حوالے پیش فرمائے ہیں، پہلے حوالے میں یہ کہا گیا ہے کہ تقدم اور تاخر میں کوئی فضیلت نہیں اور یہ حقیقت ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر میں ہونا آپکے علوشان میں کوئی زیادتی نہیں کرتا آپکا مرتبہ بہت اونچا ہے اتنا اونچا کہ ہمارے فہم کی اس تک رسائی نہیں ہوسکتی آپ خدا کے محبوب ہیں، آپ نبیوں کے سردار ہیں، آپ شفیع المذنبین ہیں۔آپ کے نعلین مبارک کی خاک کے برابر کوئی ولی یا قطب بھی نہیں ہو

سکتا۔لیکن اس لئے کہ آپ سب نبیوں کے آخر میں ہوئے اس میں کوئی فضیلت، بالذات کوئی فضیلت نہیں، اور دوسرے حوالے مین کہا گیا ہے کہ بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئیگا''تو اس میں تو آپ ''بالفرض'' سے ہی پتہ چلا سکتے ہیں کہ خدانہ خواستہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ نبی اکرم کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے۔باقی حوالے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے دین تمام کردیا۔آپ آخری کتاب لے آئے۔آپ نے تمام مسائل بیان فرمادیئے اب اگر بالفرض کوئی نبی پیدا بھی ہوتا ہے تو خاتمیت محمدی پر کیا اثر پڑتا ہے۔آپ کا دین مکمل ہو چکا۔آپ کی کتاب مکمل ہوچکی اب آنیوالا نبی نہ دین میں زیادتی کرسکتا ہے نہ گھٹا سکتا ہے تو اس سے خاتمیت محمدی میں کیا فرق آتا ہے۔

جواب:۔اسعد صاحب! آپ نے بالفرض پر زیادہ زور دیا ہے۔ناممکن کو بالفرض کہکر ممکن قرار دینا عقل کے خلاف ہے۔اگر آج کوئی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے تو اس کی نبوت کا انکار کرنا دشوار ہوجائے گا۔ہمارے لیئے تو قرآن کریم کا ارشا کافی ہے اور ہم اس کے ادعائے نبوت کے بطلان میں یہ آیہ کریمہ پیش کرسکتے ہیں:

ما کان محمد ابا احد من الرجالکم ولکن الرسول اللہ و خاتم النبین (الاحزاب ۳۳/۴۰) ترجمہ:نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ ولیکن اللہ کے رسول ہیں اور انبیاء کے ختم فرمانے والے۔

قاسم صاحب نانوتوی کے اس لفظ بالفرض نے اور آپ کے اس پر زور

دینے نے آپ ہی کے لیئے الجھن پیدا کر دی۔ دوسرے قاسم صاحب نے بالفرض کہہ کر نبی کے پیدا ہونے پر زور دیا۔ نبی بن بیٹھنے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی مثال نہیں دی۔ نبی کبھی بھی پیدا ہو کسی بھی زمانے میں ہو وہ حق پر ہوگا۔ نبی کا پیدا ہونا حکم ربی ہی سے ہوگا۔ نبی بن جانا اور دعوئے نبوت کر بیٹھنا ابلیسی اسکیم کے تحت ہوگا۔ اگر قاسم صاحب کی نیت صادق تھی تو یہ لکھنا تھا کہ (بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی بن بیٹھے تو اس سے خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا) مگر یہاں ذکر پیدا ہونے کا ہے اگر اب بھی نہ سمجھ سکے ہوں تو یوں سمجھئے کہ اگر آج کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نبی پیدا ہوا ہوں میرا کلمہ پڑھو تو نبوت کا اقرار لازمی اور انکار کفر ٹھہرے گا البتہ ہم آیۂ مذکورہ کی رو سے اس کا انکار کر سکتے ہیں۔ آپ نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کے لیئے یہ ثابت کرنا دشوار ہوگا کہ یہ نبی بن بیٹھا ہے یا نبی پیدا ہوا ہے۔ بلکہ بالفرض نے اقرار کرنے پر مجبور کر دیا ہے ایسی صورت میں قادیانی کی نبوت بھی بالفرض میں شامل ہو سکتی ہے۔

اسعد صاحب! دیکھئے بالفرض نے کیا رنگ دکھایا ہے۔ رہی عیسیٰ علیہ السلام کی آمد تو وہ اس سے مستثنےٰ ہے کیونکہ آپ کی آمد کی خبر احادیث سے ثابت ہے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ آپ اپنا کلمہ پڑھوانے کے لئے نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہوئے آئیں گے۔ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ غلام احمد قادیانی کو دعویٰ کرنے پر قاسم صاحب کے لفظ بالفرض نے اکسایا ورنہ جس طرح حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور معجزات قاہرہ باہرہ مثلاً جامئہ بشریت میں رونق افروز

ہونا اور جسم اقدس کا سایہ نہ ہونا۔ آپ کے بول و براز کا شفا بخش ہونا، پسینہ سے خوشبو آنا، آپ کی دعا سے سورج کا پلٹ آنا، چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا غیب کی خبریں دینا وغیرہ وغیرہ دکھا کر الوہیت کا دعویٰ کرنے والوں کی کمر ہمت توڑ دی۔ رہ گیا دعوئے نبوت تو آیۃ مذکورہ کے نزول کے بعد اس کی بھی ہمت نہ رہی تھی، مگر ایک مدت دراز کے بعد لفظ بالفرض نے ان کی ہمت افزائی کی اور غلام احمد قادیانی نے اعلان نبوت کیا۔

اگر آپ غلام احمد قادیانی کی ادعائے نبوت کے منکر ہیں تو یہ بتانا پڑے گا کہ بالفرض سے قادیانی جی کو کیوں الگ کیا گیا؟ ساتھ ہی یہ بھی بتانا ہوگا کہ قاسم صاحب نے بالفرض کے ساتھ نبی کے پیدا ہونے کی مثال کیوں دی؟ ماننا پڑے گا کہ قاسم صاحب کو اپنے یا اپنے متبعین کی خاطر ادعائے نبوت کے لیئے زمین ہموار کرنا تھی۔ اور لفظ بالفرض اسلیئے لائے کہ آیت قرآنی کے خلاف ایک بات پیش کرنا تھی تاکہ جب کوئی میری نیت پر شک کرے تو بالفرض کا سہارا لیا جا سکے۔ اور اگر کسی کی نظر وہاں تک نہ پہونچے تو دعوئے نبوت کرنے کے لئے میدان صاف رہے۔

دوسری صورت میں غلطی ہی ماننا پڑیگی میں آپ کو تو نہیں کہتا مگر آپکے بزرگوں کے متعلق ضرور کہوں گا کہ وہ غلطی ماننے کو بھی تیار نہیں ہوئے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ غلطی تسلیم کر کے توبہ وہ کرتا ہے جسکی نیت صادق ہو اور اس سے سہواً کوئی لغزش ہو جائے مگر جو قصداً کرے وہ تو نبھانے کے لئے تاویلیں گڑھے گا غلطی کیوں ماننے لگا۔

اسعد صاحب! اب فیصلہ آپ کے سر ہے کہ قاسم صاحب نانوتوی

کی مذکورہ عبارت کو لغو تسلیم کرتے ہیں یا نبی پیدا ہونے کے انتظار میں عمر ضائع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو آیۂ مذکورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بطور افضیلت ارشاد فرما رہا ہے اور آپ اور آپ کے بڑے اس ختم نبوت کی صفت کو تعریف کا مقام نہیں دیتے یہ خدا کے ساتھ لڑائی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

سوال: حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر دروازۂ نبوت بند ہو جانے اور دلیل قطعی کے بعد دیگر نبی کے پیدا ہونے کے امکان کا قائل ہو یا یقین رکھتا ہو وہ آپکے نزدیک مسلمان ہے یا کافر؟ (۲) بالفرض آج کوئی دعوئے نبوت کرے تو اس پر ایمان لانا اور اس کا کلمہ پڑھنا ضروری ہوگا یا نہیں۔ اور اس کی نبوت سے انکار کرنے والا مومن رہے گا یا کافر ٹھہریگا؟

عقائد اہلسنت (۳)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنی ساری مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا علم اللہ تعالیٰ سے کم ہے لیکن جملہ مخلوقات الہیہ کے علم سے زیادہ ہے جو شخص کسی مخلوق کے علم کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس سے زیادہ بتائے وہ مرتد ہے اور اسکی بیوی نکاح سے باہر۔

(کتاب الشفاء و نسیم الریاض)...............

(۴) اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو بعض غیبوں کا علم عطا فرمایا ہے وہ اس قدر وسیع و جلیل و

عظیم ہے کہ مخلوقات میں سے کسی کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے ساتھ مقدار یا کیفیت میں کسی طرح مشابہ نہیں ہوسکتا۔

(قصیدہ بردہ مبارکہ للعلامۃ البوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)...............

عقائد دیوبندیہ: (۳) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ شیطان اور ملک الموت کا علم ہے یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے رسول اللہ کا علم کم ہے، مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی براہین قاطعہ ص ۵۱ پر لکھتے ہیں "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے" یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے زیادہ رسول اللہ کا علم ماننے والا مشرک ہے یعنی شیطان و ملک الموت علم میں خدا کے شریک ہیں جب ہی تو رسول اللہ کا ان سے زیادہ علم ماننا شرک ہوا۔

(۴) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بعض غیبوں کا علم حاصل ہے اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو عام لوگوں بلکہ ہر بچے ہر پاگل کو بلکہ تمام جانوروں چوپایوں کو بھی حاصل ہے چنانچہ دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان ص ۸)...............

نقل تحریر اسعد صاحب: ۔عقیدہ نمبر ۳،۴ کے بارے میں
آپ کا تیسرا اور چوتھا نمبر ہے کہ اللہ عز وجل نے اپنے محبوب علیہ الصلاۃ
والسلام کو اپنی ساری مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا
علم اللہ تعالیٰ سے کم ہے۔لیکن جملہ مخلوقات الہیہ سے زیادہ ہے۔ بالکل
یہی ہمارا عقیدہ ہے جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ہم بھی کہتے ہیں کہ وہ مرتد
ہے جو کہتا ہے کہ کسی مخلوق کا علم حضور اکرم سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے اور حوالہ
کا یہ مطلب نہیں جو آپ اپنے خلوص کی وجہ سے سمجھتے ہیں۔ مولنا رشید احمد
گنگوہی کا مطلب یہ ہے کہ ملک الموت اور شیطان کا علم تو نص سے ثابت
بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم تو نص سے ثابت بھی
نہیں۔ پھر کس بنا پر ایک شرک کو ثابت کیا جاتا ہے۔آپ کا مطلب علم غیب
کلّی کی نفی کرنا تھا۔اس لئے یہ اندازِ بیان اختیار کیا۔ چوتھے حوالے کا بھی
یہی مطلب ہے کہ اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں کہ آپ کو بعض امور
غیب کا علم تھا۔لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کریگا کہ آپ کو تمام مخلوقات سے
زیادہ علم غیب تھا یہ تو اہل حق کا متفقہ مسئلہ ہے اور اتفاق سے الگ ہونے
والا جہنمی ہے اور باقی رہی یہ بات کہ ان ہر دو حضرات نے آنحضرت کے
علم غیب کلّی کی نفی کے بارے میں اچھا لہجہ اختیار نہیں کیا۔تو اس کو میں بھی
تسلیم کرتا ہوں اور ہر سلیم العقل وہابی تسلیم کریگا معاف کیجئے گا، وہابی کا لفظ
میں طنزاً استعمال کر رہا ہوں آپ حضرات نے یعنی آپ نے نہیں کیوں کہ
میں تو آپ سے بہت خوش گمان ہوں میرا مطلب بریلوی مسلک کے
حضرات سے ہے یہ ایک ایسی گالی ایجاد کر لی ہے کہ جب کوئی جواب نہ بن

پڑے تو مخالف کو فوراً وہابی کہدو، دشمن وعدو رسول کہدو، محمد بن عبد الوہاب
ایسے نہیں تھے جیسے آپ لوگوں کا خیال ہے، وہ مسلم تھے، نیک تھے، راہبر
تھے اگر ان کے متعلق غلط فہمیوں کا پردہ چاک کرنا ہو تو عبد السلام ندوی کی
کتاب محمد ابن عبد الوہاب پڑھیئے گا جس میں تمام غلط فہمیوں کا پردہ چاک
کر دیا ہے اور نئی طرح کی ریسرچ کی گئی ہے۔

جواب: ۔اسعد صاحب! مسئلہ غیب فروعی مسئلہ نہیں جس کو چند لفظوں
میں طے کیا جا سکے۔ جب کہ آپ کی اور آپ کے اسلاف کی تحریرات کے
اختلاف نے اور الجھا دیا ہے تجربہ شاہد ہے کہ جب کوئی ایک جھوٹ بات
کہتا ہے تو اس کو نباہنے کے لئے بار بار کذب کا مرتکب ہوتا ہے۔

مگر آپ کی ذات کے لیے جھوٹ کی فرد جرم لگانے سے ڈرتا
ہوں۔مگر ڈرنا کیا جبکہ محمود حسن صاحب کی تحریر سے پہلے ہی نمبر میں ثابت
ہو گیا کہ جو مقدور العبد ہے، وہ مقدور اللہ ہے اسی لئے کسی عیب اور جھوٹ
پر معارضہ کم فہمی ہے خدا اور بندے میں صرف فرق اتنا ہے کہ بندہ کرتا ہے
خدا کرتا نہیں۔ ایسی صورت میں آپ اور آپ کے بزرگوں کی طرف
جھوٹ کو نسبت دینا جرم نہ ہوگا۔ ورنہ دوسری صورت میں خدا سے برابری
ہوگی جو شرک ٹھہرے گی۔

خیر کہنا یہ ہے کہ: براہین قاطعہ کی یہ عبارت کہ (شیطان وملک الموت
کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض
قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔شیطان و
ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کے علم کی کونسی نص قطعی

ہے کہ جس سے تمام نصوص کورد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے)

یہ تو فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسعت علم کی بحث ہے اب دیکھیۓ اسعد صاحب ہم نہیں سمجھتے یا آپ۔ میرے خیال میں تو براہین قاطعہ کی یہ عبارت نہ تو ایرانی زبان کی ہے نہ لاطینی، جو میں یا آپ نہ سمجھ سکیں۔ بلکہ دونوں سمجھ لیئے ہیں اور خوب سمجھ لیئے ہیں۔ ہاں دونوں میں سے ایک ضرور ہٹ دھرمی سے کالے رہا ہے۔ زیادہ خلاصہ کرتے خوف معلوم ہوتا ہے، کیونکہ بحث شیطان اور فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے ہے......

...... نبی کے علم کا نبی کے علم سے تو موازنہ ہوسکتا ہے اور آپ خود نمبر دو کی بحث میں حضور کو انبیا کا سردار فرما چکے ہیں اگر چہ سردار اور ماتحت کے علم کا مقابلہ بھی درست نہیں تاہم ایک رخ آپ کے نظریہ سے مل جاتا ہے۔ مگر پناہ باخدا کہاں فخر عالم اور کہاں ابلیس لعین، خدا کے لئے آپ ہم پر یہ اعتراض نہ کر بیٹھیں کہ ہم سنی حضرات تو حضور اور خدا کے علم کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ اعتراض بالکل لغو ہوگا، کیونکہ ہمارے عقیدے کے مطابق

خدائے قدوس کا علم وجملہ کمالات ذاتی......	حضور کا علم وجملہ کمالات عطائی
خدائے قدوس کا علم وجملہ کمالات قدیم......	حضور کا علم وجملہ کمالات حادث
خدائے قدوس کا علم وجملہ کمالات واجب......	حضور کا علم وجملہ کمالات ممکن
خدائے قدوس کا علم وجملہ کمالات غیر مخلوق.....	حضور کا علم وجملہ کمالات مخلوق
خدائے قدوس کا علم وجملہ کمالات غیر مقدور...	حضور کا علم وجملہ کمالات مقدور
خدائے قدوس کا علم وجملہ کمالات ضروری البقا..	حضور کا علم وجملہ کمالات جائز الفنا

خدائے قدوس کا علم وجملہ کمالات غیر محدود......	حضور کا علم وجملہ کمالات محدود

اس لئے علم ذات باری تعالیٰ جل شانہٗ اور حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے علم وکمالات کا مقابلہ وموازنہ کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ابلیس اور عالمِ ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت کا مقابلہ کرنے کی میرے قلم میں طاقت نہیں۔ رہے اکابرین دیوبند تو ان کی بات ہی الگ ہے میں ان کی برابری نہیں کرسکتا۔ مگر اسعد صاحب! آپ کا اور آپ کے اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھی اور رشید احمد گنگوہی کا مقابلہ کراسکتا ہوں اس لئے آپ فرماتے ہیں (لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کریگا کہ آپ کو یعنی فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات سے زیادہ علم غیب تھا۔ یہ تو اہل حق کا متفقہ مسئلہ ہے اور اتفاق سے الگ ہونے والا جہنمی ہے) گویا آپ کا فتویٰ ہے کہ حضور کا علم ملک الموت اور ابلیس سے بھی زائد ہے۔ اب اس فتوے کو آپ کے مولوی خلیل احمد صاحب اور رشید احمد صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ مفتی اسعد صاحب اسرائیلی کا مذکورہ جواب درست اور کتاب وسنت کے مطابق ہے یا نہیں۔ جواب ملتا ہے (شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو ایمان کا کونسا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص ثابت ہوئی فخر عالم کے علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کورد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے)...................(مولوی رشید احمد وخلیل احمد صاحبان)

کہیئے مفتی اسعد صاحب! اب تو براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب سمجھ میں

آ گیا ہوگا۔ مولوی خلیل ورشید کا جواب بالکل آپ کے فتوے کا جواب ہے
یا نہیں کسی جز کا جواب باقی تو نہیں رہا؟ اگر نہیں تو پھر فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے وسعت علم کی دلیل پیش کریئے۔ ورنہ ان حضرات نے تو تحریر
فرما ہی دیا کہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو ایمان کا
کونسا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر
عالم کے علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک
شرک ثابت کرتا ہے) اسعد صاحب! گھبرائیے نہیں اگر ان دونوں نے ملکر
آپ کو خیالات فاسدہ کا حامل اور مشرک بنایا ہے تو میں بھی ان کو آپ ہی
کے فتوے سے جہنمی بنوائے بغیر نہ چھوڑوں گا۔ وہ اس طرح کہ براہین
قاطعہ کی عبارت کو سوال بنائیے اور جواب میں اپنا فتویٰ تحریر کردیں تو آپ
کے فتوے سے وہ دونوں لوگ جہنمی ہو جائیں گے بولیئے اسعد صاحب!
میں اب بھی پر خلوص غلط فہمی میں مبتلا ہوں یا آپ؟ بات وہی ہے جو میں
سمجھ چکا ہوں اور آپ بھی۔ فرق اتنا ہے کہ میں جو سمجھا ہوں وہی اس کا
مطلب ہے اور وہی ظاہر کر رہا ہوں، مگر آپ دھوکہ دینا چاہتے ہیں نہ معلوم
کیوں؟ کیا خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اکابر دیوبند
اور عقائد وہابیہ سے قربت والفت ہے، ورنہ انصاف کا یہ تقاضہ نہیں کہ جن
عبارات سے توہین رسول صاف ظاہر ہو مسلمان اسے توہین نہ کہہ سکیں۔

اب آپ اپنی عبارت زید کے نام سے لکھ کر مولوی اشرفعلی صاحب
سے جواب لیجئے:-

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا کہ آپ (یعنی فخر

عالم صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمام مخلوقات سے زیادہ علم غیب تھا۔ یہ تو اہل حق کا
متفقہ مسئلہ ہے اور اتفاق سے الگ ہونے والا جہنمی ہے۔ کیا زید کا یہ قول
درست ہے؟

الجواب: آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا، اگر بقول زید صحیح ہو
تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر
بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و
عمر و بکر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔
..........(حفظ الایمان ص ۸ مولوی اشرفعلی تھانوی)

کہیئے اسعد صاحب! کیسے مزاج ہیں آپ کا کہنا ہے کہ حضور کو تمام مخلوقات
سے زیادہ علم غیب تھا اور اشرفعلی کا کہنا ہے کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس
میں حضور کی کیا تخصیص بولئے جواب دیجئے کہ آپ نے سب سے زیادہ کی
تخصیص کیوں کی، ایسا علم غیب تو معاذ اللہ، ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات
وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

اس بحث کو تھوڑی دیر کے لئے ملتوی کیجئے کہ اشرفعلی صاحب کی اس
عبارت سے توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی یا نہیں فی الوقت دیکھنا یہ
ہے کہ ابتک تو دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک خدا کے سوا کسی اور کے
لئے علم غیب کا شبہ کرنا بھی شرک تھا۔ مگر اب تو بات ہی بدل گئی مولوی خلیل
احمد نے ابلیس کے لئے علم محیط زمین کا ماننا اور رشید احمد گنگوہی نے اس کی
تصدیق کر کے واضح کر دیا کہ علم غیب صرف فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے ماننا شرک ہے ابلیس کے لئے نہیں۔ کیونکہ ابلیس کے لئے نص سے

ثابت ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علمی کی کوئی نص قرآن کریم بھر میں نہیں ملی۔

اور اشرفعلی صاحب تو سب سے بڑھکر نکلے انھیں تو ضد تھی کہ کسی طرح علم غیب رسول کریم رؤف الرحیم علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے ثابت نہ ہو سکے ابتدا میں تو صرف علم غیب کا ہی انکار کرتے رہے، نہ وہاں بعض کی قید تھی نہ کلی کی بحث، ذاتی کی تخصیص تھی نہ عطائی کی شرط، بس انکار سے کام تھا آیات قرآنی میں تاویلات گڑھتے رہے جب کسی طرح پیش نہ لی گئی تو بیچارے نے بعض اور کل کی آڑ لیکر کہا تو یہ کہا کہ ''اس میں حضور کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو معاذ اللہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل تھا۔

کیا اب بھی حضور کے علم غیب سے انکار ہے جبکہ شیطان اور ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے آپ کے اکابر تسلیم کر چکے وہ بھی کیسا معاذ اللہ جیسا حضور کو حاصل ہے۔ رہی آپکی یہ ضد کہ ہمارے اکابر نے توہین نہیں کی اور نہ ان عبارات میں توہین و تنقیص نظر آئے تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ آپ کے قلب میں حضور سے زیادہ اپنے اکابر سے محبت والفت ہے ورنہ اسکی کیا وجہ ہے کہ جب وہ ہی الفاظ ان پر الٹ دئے جاتے ہیں تو چراغ پا ہو جاتے ہیں اور ہتک عزت کے مقدمے دائر کر بیٹھتے ہیں۔ اگر اسعد صاحب اب بھی نہ سمجھے ہوں تو اس طرح سمجھئے:

سوال: ۔آپ کے مصلح جناب محمد ابن عبد الوہاب صاحب نجدی وغیرہ اکابر پر بوجہ علم۔ رہبر اور مصلح ہونے کا حکم کیا جانا اگر بقول آپ کے صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان حضرات کو کل علم تھا یا بعض، اگر بعض علوم

مراد ہیں تو اس میں ان لوگوں کی کیا تخصیص ایسا علم تو ہر پاگل دیوانہ بلکہ تمام حیوانات و بہائم گدھے، کتے اور سوئر کو بھی حاصل ہے۔

اسعد صاحب! مذکورہ بالا سوال کا جواب دینا اشد ضروری ہے کہ ان حضرات کی کیا تخصیص جبکہ حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی تخصیص نہیں اگر تخصیص نہیں تو پھر انہیں عالم مفتی، حکیم الامت شیخ حدیث وغیرہ خطابات سے نواز کر امتیاز ظاہر کرنا شرک نہیں تو ایمان کا کونسا حصہ ہے بینوا توجروا۔

عقائد اہلسنت (۵)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام و اولیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام کو فیوض خداوندی کا واسطہ اور اللہ عز وجل کا محبوب بندہ مانتے ہوئے ان کو پکارنا ان سے مدد مانگنا ان کو ثواب پہنچانے کے لئے منتیں ماننا ان کی مقدس روحوں کو ایصال ثواب کرنا جائز و مستحسن ہے (فتاویٰ عزیزیہ خیریہ و بہجۃ الاسرار شریف) نیز اللہ عز وجل کے محبوبوں کو اس کی عطا سے شفاعت کا مالک ماننا حق ہے (قرآن شریف) بالخصوص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع روزِ جزا ماننا اہلسنت کا عقیدۂ حقہ ہے (احادیث متواترۃ المعنی و فقہ اکبر مصنفہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عقائد دیوبندیہ: (۵) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا غوث یا خواجہ غریب نواز یا حسین یا علی کہتے ہیں یا انکی منتیں مانتے ہیں نذر و نیاز کرتے ہیں یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت کرنے والا جانتے ہیں وہ سب لوگ ابوجہل کے برابر

مشرک ہیں چنانچہ دیوبندی مذہب کے امام اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں۔ یہی
پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی
ان (بت پرستوں) کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ
اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے (تقویۃ
الایمان ص ٦) دیوبندیوں کے اس عقیدے کی بنا پر حسین شہید کربلا، دربار
خواجہ غریب نواز و بارگاہ مسعود سالار و مزارات اولیاء کے تبرکات وصدقات
و نذر و نیاز اور چڑھاوے وغیرہ شرک ہوئے اس پر راضی رہنے والے اور
اس خیرات وصدقات کے کھانے والے سب کے سب مشرک بلکہ ابوجہل
کے برابر مشرک ہوئے۔

نقل تحریر اسعد صاحب: عقیدہ نمبر ۵ کے بارے میں: آپ
کا پانچواں نمبر ہے۔ انبیائے کرام و اولیائے عظام علیہم فعلیہم الصلاۃ
والسلام کو فیوض خداوندی کا واسطہ اور اللہ عزوجل کا محبوب بندہ مانتے
ہوئے ان کو پکارنا ان سے مدد مانگنا اور ان کو ثواب پہنچانے کے لئے منتیں
ماننا اور ان کی مقدس روحوں کو ایصال ثواب کرنا جائز و مستحسن ہے۔

بس یہ ایک ایسا نکتہ آن پڑا ہے جس میں ہمیں آپ سے اختلاف
ہے وہ بھی پوری عبارت سے نہیں بلکہ صرف ایک جز سے یعنی ہمیں آپ
سے یہ اختلاف ہے کہ انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے مدد مانگنا کس
طرح جائز ہوسکتا ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مدد صرف خدا سے مانگی جاسکتی
ہے، کیونکہ وہی قادر مطلق ہے اور کوئی قادر مطلق نہیں، اگر انبیائے کرام اور
اولیائے عظام سے براہ راست مدد مانگنا بھی مشرکانہ حرکت نہیں تو شرک

کس چڑیا کا نام ہے، زیادہ تفصیل کا موقع نہیں۔ اگر ہوسکا تو پھر کسی خط
میں مفصل اظہار رائے کروں گا۔ باقی رہی یہ بات کہ ان کا واسطہ دیکر خدا
سے مدد مانگنا اور ان کو شافع روزِ جزا ماننا تو اس کو تو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں
اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بدرجہ اولےٰ التسلیم کرتے ہیں۔

جواب: اسعد صاحب! اس مقام پر آپ ایک پُر معنی اور دلچسپ لفظ
لکھکر خود ہی ہمارے عقیدے کی صحت پر تصدیق فرما گئے۔ اگرچہ اس قسم کی
غلطیاں آپ کے پچھلوں سے بھی سرزد ہوئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ
جھوٹ کو پائیداری حاصل نہیں، دوسرے ایک صفت جھوٹ میں یہ بھی ہے
کہ وہ خود جھوٹ نہیں بولتا۔ وہ پکار دیتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔

اسعد صاحب۔ آپ فرماتے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ صرف خدا سے
مدد مانگی جاسکتی ہے کیونکہ وہی قادر مطلق ہے اور کوئی قادر مطلق نہیں'' اس
تحریر میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مدد صرف قادر مطلق
سے مانگی جاسکتی ہے۔ اور خدا کے قادر مطلق ہونے میں اہلسنت اور
وہابیوں دیوبندیوں میں کچھ اختلاف نہیں نہ متقدمین میں نہ متاخرین میں
اگر اختلاف ہے تو صرف اتنا کہ وہابیہ اور دیوبندیہ خدا کو ہر عیب و برائی پر
بھی قادر مانتے ہیں اور اہلسنت ہر عیب و برائی کو خدا کے لئے محال مانتے
ہیں اور محالات پر قدرت ماننا کفر جانتے ہیں۔

خیر یہ بحث دوسری ہے، کہنا یہ ہے کہ آپ نے اپنی اس مختصر تحریر
میں یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ مدد صرف قادر مطلق ہی سے مانگی جا
سکتی ہے اور کوئی قادر مطلق نہیں۔ اس لیئے اولیائے کرام و انبیائے عظام

علیہم الصلاۃ والسلام سے مدد مانگنا شرک ہے۔ اگر آپ کا یہی مفہوم ہے اور
میں صحیح سمجھا ہوں تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ یہ حکم قرآن کریم کی کس
آیت کا ترجمہ ہے یا کس حدیث کی شرح ہے؟ یا یہ حکم قرآن وحدیث کا
نہیں تو کیا کسی امام وفقیہ کا قول ہے تحریر فرمائیں برائے کرم حوالہ کتب اور
راویوں کے نام تحریر کرنا نہ بھولیں۔ دوسرے مدد مانگنے کے سلسلے میں آپنے
کوئی تخصیص نہیں فرمائی کہ کس قسم کی مدد مانگنا شرک ہے؟

دنیاوی مدد یعنی روٹی، کپڑا، روزگار، پیسہ، بٹی، بیٹا، عزت واقبال
یا دینی مدد مثلاً ایمان پر استقامت، فرائض کی ادائیگی، نماز کا شوق، حج کی
استطاعت، جہاد کی توفیق، زکاۃ ادا کرنے کی آرزو و دیگر کار دینی پر مدد
طلب کرنا۔

اگر آپ کے نزدیک ہر قسم کی مدد خواہ وہ دینی ہو یا دینوی صرف قادر
مطلق ہی سے طلب کرنی چاہیئے اور جو قادر مطلق نہیں اس سے مدد مانگنی
شرک ہے تو یہ بتائیے کہ آپ یا آپ کے بزرگ اکابر واساغر میں کون کون
اس پر عمل کرتا ہے؟ کیا آپ نے کبھی بچپن میں اپنی ماں سے روٹی نہیں
مانگی، باپ سے پیسہ اور کپڑا تو نہیں مانگا شاید آپ کہدیں کہ نابالغی میں
مشرکانہ فعل کرنے سے مشرک نہیں ہوتا۔ تو سنیئے کہ بالغ ہونے کے بعد کبھی
ماں یا بیوی سے تو روٹی نہیں مانگی بوقت حاجت کبھی کسی کے سامنے دس پانچ
روپے سے کام نکال دینے کی خواہش تو پیش نہیں کی۔ روزگار کے لئے کسی
سے مدد نہیں چاہی یا کسی کی سفارش کی حاجت تو در پیش نہیں ہوئی، عزت و

اقبال اور عہدہ بڑھانے کے لئے تو کبھی کسی کی سفارش کی حاجت
ضرور پیش آتی ہے کیا وہ سب مشرک ہیں۔ دنیا میں وہ کونسا مدرسہ یا مسجد
ہے جو بغیر کسی کی امداد کے بن گئے۔ کیا مدرسہ دیوبند قادر مطلق لفظ کن
فرما کر عالم وجود میں لایا۔ یا تیری میری مدد سے بنا۔ کیا مدرسہ دیوبند کے
لئے امداد طلب کرنے والے سب مشرک ہیں یا مدد کرنے والے آپ کے
نزدیک قادر مطلق ہیں جس وجہ سے وہ شرک نہیں ہوا۔ اور دنیا میں جتنے فقیر
جو تیرے میرے آگے ہاتھ پھیلاتے پھرتے ہیں یہ آپ کے نزدیک
مسلمان ہیں یا مشرک؟ جواب جلد دیں بڑا اضطراب ہے یا یہ کہہ دیجئے کہ
صرف انبیاء واولیاء سے مدد طلب کرنا شرک ہے باقی کسی سے نہیں تو یہ
اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے سوا کیا ساری دنیا قادر مطلق ہے یا معاذ اللہ قادر مطلق کی
دوست ورشتہ دار۔ کہ ان سے مدد مانگنا شرک نہیں؟

اگر آپ یہ فرمادیں جیسا کہ وہابی کہہ دیتے ہیں کہ مردوں سے مدد
مانگنا شرک ہے زندوں سے نہیں، تو اس پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ کیا
زندے خواہ نبی ہوں یا ولی۔ کافر ہوں یا مسلمان، فاسق ہوں یا متقی سب
آپ کے نزدیک قادر مطلق ہیں جب ہی تو ان سے مدد مانگنا شرک نہیں،
اور بعد انتقال قادر مطلق نہیں رہتے اس لئے ان سے مدد مانگنا شرک ٹھہرا۔
شاید آپ کہیں کہ دنیاوی کاموں میں مدد مانگنا شرک نہیں صرف دینی امور
میں مدد مانگنا شرک ہے تو کیا حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم اور اولیائے
کرام سے روٹی، کپڑا، بیٹا، بٹی، عروج، عزت واقبال، فتح وشکست، روپیہ

پیسہ، روزگار وغیرہ میں مدد مانگ لیا کریں۔ بیچارے سنی بڑے پریشان ہیں۔ وہ اکثر امور میں اپنوں ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں جب کوئی سہارا نظر نہیں آتا تو اولیاء اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے استعانت طلب کرتے ہیں۔ کیا اب یہ کہنا درست ہوگا کہ اے خواجہ میرے دشمنوں کو مغلوب فرما دیجئے، کیا یہ کہنا روا ہوگا کہ اے مدنی محبوب مجھے روزگار دلوا دیجئے وغیرہ وغیرہ شاید آپ یہ فرمادیں کہ ہاں اس طرح مدد مانگنا درست تو ہے مگر خدا ہی سے کیوں نہ مدد مانگی جائے کہ وہ قادر مطلق ہے وہ مدد کرسکتا ہے اور اولیاء انبیاء قادر مطلق نہیں اس لئے مدد نہیں کرسکتے۔

اسعد صاحب! یہ کہنا کسی طرح درست نہ ہوگا کیونکہ دین دنیا کا کوئی کام بغیر دوسرے کی مدد کے نہیں چل سکتا، پانی پیاس بجھانے میں مدد دیتا ہے، نماز ادا کرنے کے لئے غسل و وضو میں مدد دیتا ہے، روٹی، کپڑا حاصل کرنے کے لئے پیسے کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور پیسے حاصل کرنے کے لئے روزگار کی مدد درکار، اور روزگار کے لئے کسی انسانی مدد کی ضرورت، دشمن کے مقابل زور وطاقت کی مدد یا کسی انسانی مدد کی حاجت درپیش ہوتی ہے۔ حکومت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا ہے غرض ہر دنیاوی اور دینی امور میں ایک دوسرے کی مدد چاہے بغیر کوئی کام نہیں چلتا۔ علم دنیاوی یا دینی بھی کتب استاد کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ یا آپ کے اکابر ان ضروریات کے وقت قادر مطلق کو کیوں فراموش کرجاتے ہیں اور غیر قادر مطلق سے مدد چاہتے ہیں۔ شاید

آپ اس کا یہ جواب دیں کہ یہ سب وسیلہ ہیں، وسیلہ جائز ہے۔ براہ راست مدد طلب کرنا شرک ہے۔ خدا آپ کا بھلا کرے۔ یہی دیانت کا جواب ہے۔

جس طرح آپ یا کوئی استاد کے پاس جا کر یہ نہیں کہتا کہ میں آپ یا کتاب کے وسیلے سے خدا سے پڑھنا چاہتا ہوں، نہ پانی پیتے وقت کوئی یہ کہتا کہ میں تیرے وسیلے سے خدا سے پیاس بجھا رہا ہوں، وغیرہ وغیرہ سب کی نیت اور خیال یہی ہوتا ہے کہ پانی پیاس بجھاتا ہے، کھانا زندگی بخشتا ہے، کپڑا تن ڈھکتا ہے، پولیس مدد کرتی ہے، پیسہ حاجت پوری کرتا ہے، استاد علم عطا کرتا ہے۔ ایسا کہنے اور سمجھنے پر بھی وہ مشرک نہیں ہوتا حالانکہ یہ سب قادر مطلق نہیں

...... ہاں اس قادر مطلق نے ہر ایک شئے میں کچھ صفت وقدرت دی ہے کہ وہ انسان کی مدد کرسکے اور انسان اس سے مدد طلب کرے۔ اور آپ کی میری سب کی زندگی اسی معیار پر گزر رہی ہے پھر بھی آپ اس براہ راست مدد کو وسیلہ تصور کرکے حکم شرک نہیں لگاتے بلکہ جائز وروا رکھتے ہیں تو پھر خدارا بتائیے تو سہی کہ رسول خدا اور اولیاء اللہ سے براہ راست مدد طلب کرنا کیوں شرک ٹھہرا؟ کیا انبیاء واولیاء ہی سے کچھ دشمنی ہے کہ ان سے کسی طرح بھی مدد مانگی اور شرک کا فتویٰ لگا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

عقائد اہلسنت (٦)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ محرم میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر شہادت صحیح روایتوں سے بیان کرنا جائز و مستحسن و کارِ ثواب و باعث نزول رحمت ہے ان کی نیاز کا شربت دودھ اوران کی سبیل کا پانی پینا جائز بلکہ تبرک ہے اوراس مبارک کام میں چندہ دینا جائز و مستحب ہے اور کفار و مشرکین کے تشبہ سے بچنا ضروری ہے اور بتوں کے چڑھاوے اور شعار کفر ادا کئے ہوئے کھانوں، مٹھائیوں، کھیلوں، پوریوں سے بچنا چاہئے۔

........(کتب فقہ وفتاویٰ عزیزیہ)

عقائد دیوبندیہ: (٦) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ محرم میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر شہادت صحیح روایتوں سے بھی بیان کرنا حرام ہے انکی نیاز کا شربت، دودھ اوران کی سبیل کا پانی بھی حرام ہے، ان کاموں میں چندہ دینا بھی حرام ہے لیکن ہولی، دیوالی کی پوریاں، کچوریاں کھانا جائز ہے چنانچہ دیوبندی دھرم کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں ''محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرانا اگر بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا، یا چندہ سبیل و شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے'' فتاویٰ رشیدیہ جلد ٢ ص ١١٤ اور حاشیہ پر لکھدیا لانہ کفر یعنی اس لئے کہ یہ سب کفر ہے، یہی مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں ''ہندو تیوہار یا ہولی دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا کچھ اور کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا کھانا استاد حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب درست ہے۔........(فتاویٰ رشیدیہ جلد ٢ ص ١٢٣)

نقل تحریر اسعد صاحب: عقیدہ نمبر ٦ کے بارے میں آپ کا چھٹا نمبر ہے کہ محرم میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر شہادت صحیح روایتوں سے بیان کرنے الخ تو اس کو جو ہم منع کرتے ہیں تو تشبہ روافض کی وجہ سے۔ اگر آپ حضرات اس میں تشبہ روافض نہیں سمجھتے تو ہم بھی اسے شرک اور حرام قرار نہیں دیتے بہر حال یہ کوئی ایسا بڑا قابل التفات مسئلہ نہیں جو زیادہ اہمیت کا حامل ہو۔

جواب: کمال ہے کہ جناب کے یہاں مسئلہ شرک اور حرام کا فیصلہ کسی دلیل قطعی پر مبنی نہیں اگر ہم کسی فعل حرام وشرک کو جائز سمجھنے لگے تو جائز ورنہ شرک وحرام، یہاں تو آپ نے اپنے مسلک کا خود ہی بخیہ ادھیڑ کر رکھدیا۔ اگر آپ کا مسلک صرف ہماری سمجھ اور ہمارے افعال پر منحصر ہے تو پھر کسی مسئلے میں بحث کی گنجائش ہی نہ رہی۔ ایسی صورت میں آپ نے ہمارے عقائد اور اعمال مستحبہ پر نکتہ چینی فرما کر اشد غلطی کی گویا اسلام کو شرک اور جائز کو حرام لکھکر کافر بن بیٹھے رہا تشبہ کا سوال تو وہ اسی عمل خیر اور کار مستحسن میں نظر آیا اور حکم شرک وحرام سے نوازا۔ یہ خیال نہیں آیا کہ مشرک داہنے ہاتھ سے کھاتے ہیں اور آپ بھی داہنے ہاتھ سے کیا یہ تشبہ شرک نہیں، چاہیے تو یہ تھا کہ آپ مشرکین کے خلاف عمل کرتے یعنی داہنے ہاتھ سے استنجا اور بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے۔ اسی طرح کی سینکڑوں مثالیں دے سکتا ہوں کہاں تک تشبہ سے بچئے گا۔ جناب فقہ کی کچھ کتب کا مطالعہ کیجئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ تشبہ کس حد میں داخل ہو کر حرام ہے۔ آپ کی تحریر سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مجالس محرم شریف پر حرام وشرک کا حکم امام

عالی مقام کی عداوت کی بنا پر دیا گیا ہے تا کہ ان کا ذکر خیر بند ہو جائے اگر واقع میلاد اور مجالس شریف کسی وجہ سے حرام ہوتیں تو آپ یہ نہ فرماتے کہ اگر آپ تشبہ روافض نہیں سمجھتے تو ہم بھی اسے شرک وحرام قرار نہیں دیتے، بہر حال یہ کوئی ایسا قابل التفات مسئلہ نہیں'' ایسے غیر ذمہ دارانہ احکام، شریعت مطہرہ کے ساتھ مذاق نہیں تو اور کیا ہے؟

عقائد اهلسنت: (۷)

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل کی تمام مخلوقات میں سب سے بڑے مخلوق حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کے دربار میں تمام مخلوقات سے زیادہ عزت وعظمت وجلالت ووجاہت حاصل ہے۔............(قرآن عظیم)

عقائد دیوبندیه: (۷) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

............(تقویۃ الایمان مصنفہ اسمٰعیل دہلوی ص ۱۱)

نقل تحریر اسعد صاحب: عقیدہ نمبر ۷ کے بارے میں۔

آپکا ساتواں نمبر ہے کہ اللہ عزوجل کی تمام مخلوقات میں سب سے بڑے مخلوق حضور اقدس محمد رسول اللہ ہیں الخ تو آپ کا عقیدہ بالکل صحیح ہے اور ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اور جو کچھ آپ نے تقویۃ الایمان سے نقل کیا تو یہ خاصہ مشہور ہو چکا ہے اور لوگ اس کا مطلب اچھی طرح سمجھ نہیں سکے ہیں آپ غور کریں تو خود سمجھ میں آ جائیگا کہ اللہ کی شان کے آگے ہر مخلوق کو وہی نسبت ہے بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو ایک عام شہری سے ایک چمار کو

ہوتی ہے۔ پرستش خدا کی کرنی چاہئے اور کسی کی نہیں یہی مولانا اسمعیل دہلوی کا مطلب ہے، جیسا کہ حوالہ نمبر ۱۳ میں آپ انھیں سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے بلکہ سب انبیاء، اولیاء، اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کم ہیں، دیکھئے یہاں لفظ روبرو ہے، نزدیک نہیں لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ مولانا اسمعیل دہلوی کے یہ الفاظ سخت اور وحشت آفریں ہیں اگر چہ بالکل صحیح ہیں۔

جواب: اسعد صاحب! یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ جو کچھ آپ نے تقویۃ الایمان سے نقل کیا تو یہ خاصہ مشہور ہو چکا ہے اور لوگ اس کا مطلب اچھی طرح سمجھ نہیں سکے ہیں۔

حیرت ہے کہ خاصہ مشہور بھی ہے اور لوگ اس کا مطلب بھی نہیں سمجھ سکے کیا دنیا میں صرف آپ ہی کو دعویٰ فہم ہے اور کسی میں آپ کے اکابر کی تحریرات کا مفہوم سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں۔ یہ کہتے کیوں عار محسوس ہوتا ہے کہ ان دیوبندیوں اور وہابیوں نے یہ عبارات اپنی جبلی عادت اور دشمنی خدا ورسول کی بنا پر خالص توہین اور تنقیص شان کے لئے لکھیں مگر یہ ملحوظ رکھا کہ کم فہم تو دھوکا کھا کر ہماری ڈگر پر گامزن ہو جائیں اور کبھی کوئی اعتراض کر بیٹھے تو ہم یہ کہہ دیں کہ اس عبارت کا وہ مقصد نہیں یہ ہے جس طرح ایک مرغی فروش کی دوکان پر ایک صاحب پہنچے اور بولے ارے کتنے پیسے مانگتا ہے مرغی کے...... بولئے مرغی کے'' کسے کہا، کیا یہ بات دو معنی نہیں۔ کیا دوکاندار کو اور اسکی ماں کو گالی نہیں دی۔ ضرور دی مگر اس طرح کہ اگر دوکاندار بگڑ جائے تو تاویل کر کے اس کے جوتے سے بچا جا سکے ورنہ

یہ ماننا پڑیگا کہ آپ کے اکابر اتنے جاہل تھے کہ وہ ایسی وحشت آفریں عبارات لکھ گئے اور خبر تک نہ ہوئی کہ ہماری ان عبارات سے مخلوق خدا گمراہ اور بے دین ہو جائے گی، خیر وہ جاہل تھے یا نہیں مگر آج کل ان کتابوں کے چھپوانے اور بیچنے والے ان سے بڑے جاہل ہیں جو دنیا میں ان گمراہیوں کو پھیلانے میں ممد ومددگار بھی۔ اگر چہ اہلسنت کے اعتراض کرنے پر تاویلیں گڑھتے گڑھتے دانتوں پسینہ آگیا ہے مگر چھپنا بند نہیں ہوتا نتیجہ یہاں تک پہونچا کہ آج جاہل ہی نہیں بلکہ وہابی عالم بھی علم غیب کا نام سن کر بھڑک اٹھتا ہے اور فوراً حکم شرک لگا بیٹھتا ہے۔ اسے کل و جز کی تمیز تک نہیں ہوتی۔

حالانکہ اہلسنت نہ علم غیب کلی کے کبھی قائل تھے نہ آج ہیں وہ تو صرف علم غیب کے قائل ہیں، کتنا تھا یہ خدا جانے" خدا نے علم غیب عطا کیا اور جتنا دیا اس کے حضور عالم ہیں" آپ خود بھی حضور کے علم غیب کے اقراری ہیں۔ اگر کوئی علم غیب کا انکار کرے تو وہ ہمارے آپ کے نزدیک کافر ہے تو بولئے آج اشرفعلی کی حفظ الایمان اور فتاوے رشید احمد کی بدولت کتنے علم غیب کا انکار کر کے کافر اور دوزخی بن گئے مگر افسوس اور صد افسوس کہ آپ اور آپ کے ہم عقیدہ لوگوں کو اسکی فکر نہ ہوئی نہ ان کی کتب کا چھپنا بند ہوا نہ ان عبارات کو کتب سے نکالا گیا۔ کیا یہ کہہ کر آپ کا پیچھا چھوٹ سکتا ہے، اتنا ضرور کہوں گا کہ مولٰنا اسمٰعیل دہلوی کے یہ الفاظ سخت اور وحشت آفریں ہیں۔ کیا خدا کی بارگاہ میں جبکہ ہر مخلوق حاضر ہوگی اور اس دن ہر ایک کا حق اسے دلایا جائے گا۔ اگر حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ

والتسلیم نے بارگاہِ ایزدی میں نالش کی کہ ان لوگوں نے میری توہین کی ہے اور ان لوگوں نے اس کی تائید کی ہے تو کیا، اسمٰعیل دہلوی ثابت کر سکیں گے کہ ہاں میں نے صحیح لکھا تھا کہ یہ تیری شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہیں۔ اگر اس پر اس حاکم حقیقی نے یہ سوال کیا کہ یہ تم نے کس دلیل سے لکھا جب کہ ہم نے قرآن کریم میں اپنے پیارے رفیع الشان رسول کی عزت کو اپنی عزت انکے ذکر کو اپنا ذکر۔ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ (سورہ منافقون پارہ ۲۸) کوئی ذلیل چیز کی قسم نہیں کھاتا مگر ہم نے اپنے محبوب کی قسم یاد فرمائی ہے۔ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (الحجر ۷۲/۱۵) ترجمہ: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں اور آپ کی عزت و منزلت جو ہمارے نزدیک ہے وہ ان کے اسماء سے ظاہر ہے۔ اگر چہ ہمیں حق ہے کہ ہم اپنے بندوں کو جو چاہیں کہیں جس طرح چاہیں ندا کریں۔ مگر ہم نے کبھی ذرۂ ناچیز، چمار سے بھی ذلیل، عاجز و مجبور نہیں فرمایا پھر کسی ذلیل و حقیر چمار کو ہمارے محبوب کے لئے ایسے الفاظ استعمال کرنے کا کیا حق تھا۔ یقین کامل ہے کہ کوئی دلیل اسمٰعیل صاحب پیش نہ کر سکیں گے۔ بتائیے اس دن کیا ہوگا۔ اور آپ کیا یہ کہہ کر چھوٹ جائیں گے اگر چہ یہ الفاظ سخت اور وحشت آفریں ہیں پھر بھی میں انھیں مولنا (یعنی اپنا آقا اور پیشوا) سمجھتا ہوں۔

خدارا انصاف! ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا لکھ کر اسمٰعیل صاحب تو نبی اللہ اور اولیاء اللہ کی توہین کریں، اور چمار سے بھی ذلیل کہیں اور ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر کہہ ڈالیں اور آپ تاویل کریں۔ ذرا یہ تو بتادیجئے کہ وہ چمار

کون ہے جو خدا کی شان کے آگے کچھ ہے بھی مگر انبیاء واولیاء اس سے بھی
کم ہیں لعنت اللہ علیٰ الکاذبین۔ صوفیائے کرام کا تو قول تھا کہ تو اپنے آپ
کو خدا کے حضور ذرۂ ناچیز سمجھ تو خدا سے کچھ پالے گا، مگر یہ سپوت ایسے
ناہجار نکلے کہ جس نبی کا کلمہ پڑھیں، جس کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب فرمائے، یہ
اس کو ذرۂ ناچیز سے بھی کم کہیں اور خود اپنے نام کے آگے بڑے بڑے
سائن بورڈ، حکیم امت، رہبر اعظم، مصلح، مقتدائے امت، حضرت، مولنا،
امام الہدیٰ، حجۃ اللہ تعالیٰ فی الارض، رشید الاسلام والمسلمین آیۃ من آیات
رب العلمین۔ فخر العلماء لکھیں، لکھوائیں، اور چھپوائیں، اگر اہلسنت میں
سے کسی نے ان کے نام سے پہلے مولنا نہیں کہا تو غضب ہی آگیا اب وہ
بدعتی ہے مشرک ہے اپنوں کے ساتھ یہ عقیدت اور خدا اور رسول جل وعلیٰ و
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ یہ
دشمنی، پھر دعویٰ ایمان بھی باقی۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

عقائد اہلسنت (۸)

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے پسندیدہ رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کو اپنے غیب پر مسلط فرمایا اور ان کو علم غیب عطا فرمایا اور اللہ کے
محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب بتانے میں بخیل
نہیں۔ ....(قرآن عظیم)

عقائد دیوبندیہ: (۸) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ غیب کی بات
اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں تقویۃ الایمان ص ۲۰ غیب کی بات اللہ ہی جانتا

ہے۔ رسول کو کیا خبر (تقویۃ الایمان ص ۱۶) مولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ ص ۷ حصہ سوم میں لکھتے ہیں پس اثبات علم غیب غیر
حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔

نقل تحریر اسعد صاحب: عقیدہ نمبر ۸ کے بارے میں:۔
آٹھواں نمبر ہے اللہ عزوجل نے اپنے پسندیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنے غیب پر مسلط فرمادیا الخ تو اگرچہ اس میں ''مسلط'' ذرا مبہم اور مغلق
ہے لیکن جو آپ نے آخر میں کہا ہے کہ اللہ کے رسول غیب بتانے میں بخیل
نہیں، ہمارے نزدیک یہ بالکل صحیح نقطۂ نظر ہے کیونکہ یہ تو قرآن سے
ثابت ہے۔ لیکن یہ کہ آپ کو علم غیب (کلی) تھا تو اس سے ہمارا اتفاق نہیں
اور قرآن کریم کی ان آیتوں اور حدیثوں کے ہوتے ہوئے ہو بھی نہیں سکتا
(اگرچہ عطائی ہو) قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم
الغیب بخاری میں حضرت عائشہ سے نقل ہے من اخبرك ان محمداً
صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الحمئس التی قال اللہ ان اللہ عندہٗ
علم الساعۃ الخ فقد اعظم الغویه (بخاری) قرآن ہی میں ہے
وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمها الا ھو اگر آپکو علم غیب کلی ہوتا تو کیوں
آپ احد میں گڑھے میں گرتے۔ کیوں آپ کسی سے زہر کھاتے اور اس
طرح کی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ آپ نے کیوں حضرت عثمان کے قتل کی
افواہ کو درست سمجھا مجھے سب نمبروں پر گفتگو کرنی ہے اور زیادہ صفحات گھیرنا
نہیں چاہتا ورنہ ہر نمبر پر مفصل گفتگو کرتا۔ حوالوں میں علم غیب سے مراد علم

غیب کلی کو لیا گیا ہے۔ نہ کہ چند غیب کی باتوں کو۔ اور علم غیب کلی کی نسبت یہ کہنا ٹھیک ہے۔ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں یا غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر اور اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے اور اگر آپ نے ان حوالوں سے یہ مطلب لیا ہے کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بالکل بھی علم غیب نہیں مانتے تو یہ صحیح نہیں ہے قرآن پاک خود علم غیب ہے۔ اس حقیقت سے بھی کوئی انکار کریگا۔ اور اس طرح بیشمار علم آپ کے معجزے ہیں جو آپ نے چھپی بات بتلائی ہے مثلاً جنگ بدر میں حضرت عباس نے فدیہ دینے میں تامل کیا آپ نے تبسم فرما کر یہ فرمایا کہ ام الفضل کو کیا رقم دے کے آئے تھے اور اسی طرح دسیوں واقعات ہیں۔

جواب: اسعد صاحب۔ آپ نے لفظ گنجلق لکھا ہے۔ نہیں معلوم کونسی ڈکشنری سے استخراج فرمایا ہے۔ میں تلفظات کی صحت کرنے نہیں بیٹھا۔ رہ گیا لفظ ''مسلط'' تو کسی لغت میں دیکھ لیتے ابہام دور ہو جاتا، خیر میں واضح کئے دیتا ہوں۔ مسلط کے معنیٰ ہیں بااختیار غالب۔ دوسروں کو بھی غیب کا مختار بنا دینے والا۔

اب رہی یہ بات کہ حضور کو علم غیب کلی تھا یا جزوی، تو اس بحث کی گنجائش ہی کب ہے جب کہ کسی سنی عالم کی کوئی تحریر نہیں دکھا سکتے جس سے ثابت ہو کہ حضور کے لئے ہم علم غیب کلی کے قائل ہیں۔ ایسی صورت میں علم غیب کلی کا بہانہ تراش کر دو طرفہ ڈھولک بجانا کہاں تک درست ہے۔

مے بھی ہوٹل میں پیو چندہ بھی دو مسجد میں
شیخ بھی خوش رہے شیطان بھی بیزار نہ ہو

آپ یہ چاہتے ہیں کہ اہلسنت کے عقائد کی تصدیق کرکے سنی بھی بنے رہیں اور اپنے اکابر کی عبارات کو عین ایمان ثابت کرکے کفر کے حکم سے بھی بچالیں۔ اسلام کو شرک اور کفر کو اسلام بتانا مذہب وہابیت کا طرۂ امتیاز بن کر رہ گیا ہے۔ اسعد صاحب! آپ کے ابتدائی مضمون سے میں کچھ خوش فہمی میں مبتلا ہو گیا تھا کہ شاید آپ انصاف پسند ہونگے اور ہر نمبر پر منصفانہ نقد و تبصرہ فرمایا ہوگا۔ مگر آپ کی روش نے میری خوش فہمی کا گلا گھونٹ کر رکھ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں اکابر کی پاسداری مومن ہونے کی سند نہیں بن سکتی نمبر ۳، ۴ میں اشرفعلی صاحب کی تحریر ملاحظہ فرمائیں انھوں نے علم غیب کلی کیساتھ بعض کا بھی رد فرمایا ہے وہ کہتے ہیں ''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر، بکر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے'' یہ مانا کہ اشرفعلی صاحب نے بعض علوم غیبیہ کا اقرار کرلیا۔ مگر انداز اقرار کتنا گندہ، گھنونا ہے یا کتنا پاکیزہ اور مستحسن؟ یہ آپ اور ایمان والے فیصلہ کرلیں گے۔ اور رشید احمد صاحب نے بھی علم کلی کا لفظ تحریر نہیں کیا۔ بلکہ وسعت علمی کو صاف شرک بتایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علمی کے مقابلے میں شیطان کی وسعت علمی کو عین ایمان ثابت کیا ہے۔ شاید میرے الفاظ مبہم ہوں تو یوں سمجھئے کہ جب شیطان کی وسعت علمی پر نص قطعی ہے۔ تو حضور کے مقابلہ میں شیطان کا علم کم ماننے والا رشید احمد صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ہوا یا نہیں؟ اور قرآن کا منکر کافر

ہوا یا نہیں؟ بولئے شیطان کی وسعت علمی عین ایمان ٹھہری یا نہیں؟ اب تقویۃ الایمان ص ۲۰ کی عبارت ''غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں اور ص ۴۶ پر غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر فتاویٰ رشیدیہ ص ۷ کی یہ عبارت ''پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے''

کیا ان عبارات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ آپ کے اکابر سرے سے حضور ﷺ کے لئے علم غیب کے قائل ہی نہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک علم غیب غیر حق تعالیٰ کو ثابت کرنا شرک صریح ہے ورنہ اسمٰعیل صاحب یہ لکھتے کہ کل غیب کی باتیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ دوسری عبارت میں رسول کو کیا خبر لکھ کر بعض علوم غیبیہ سے ہی انکار نہیں کیا بلکہ یہ ثابت کیا ہے کہ حضور علم غیب سے بالکل بے خبر تھے۔ غور تو کیجئے کہ ذات باری تعالیٰ غیب الغیب ہے، کیا اسمٰعیل صاحب نے رسول کو کیا خبر کہکر یہ باور کرانے کی کوشش نہیں کی کہ حضور کو خدا کی بھی خبر نہیں؟ معاذ اللہ! اسمٰعیل صاحب کی تحریرات پر جتنا بھی غور کیا جاتا ہے اتنی ہی وحشت ہوتی ہے واقعی بقول آپ کے ان کی تحریر سخت وحشت آفریں ہے ساتھ ہی آپ کے فرمانے پر بھی آفریں۔ کیونکہ کوئی ہوش مند، دانا فرزانہ، عارف ایسی عبارت نہیں لکھ سکتا، کسی وحشی ہی کے قلم سے یہ وحشت آفریں لفظ نکل سکتے ہیں۔ اگر اسمٰعیل صاحب مر کر مٹی میں نہ مل چکے ہوتے تو میں انھیں مشورہ دیتا کہ اسعد صاحب سے سبق لیں۔ کیونکہ اسعد صاحب نے ایک وحشی کو فرزانہ منوانے کیلئے کیسا دو معنیٰ لفظ استعمال کیا ہے جو داد دینے کے لائق ہے آپ فرماتے ہیں۔ حوالوں میں علم غیب سے مراد، علم غیب کلی کو لیا گیا ہے، یہ دو

رنگی تحریر کیا رنگ دکھا رہی ہے۔ اس لفظ کلی سے اہلسنت یہ مراد لیں گے کہ اسعد صاحب صحیح کہہ رہے ہین، واقعی کل علم غیب سوائے خدا کے کسی کو حاصل نہیں بعض علوم غیبیہ تھے اور ان کے وہابیہ بھی قائل ہیں ناحق علماء انھیں کافر کہتے ہیں، اور جب وہابیہ اسعد صاحب کی خبر لیں تو جھٹ کہدینگے کہ بھائیو تم غلط سمجھے میں نے کب اقرار کیا ہے۔ تمہاری سمجھ کا پھیر ہے میں نے تو بعض وکل، ذاتی وعطائی، غرض کل ہی علم غیب کا انکار کر دیا ہے۔ یعنی بالکل نہیں تھا۔ خیر یہ تو اسعد صاحب جانیں کہ لفظ کلی کیوں اور کس لئے استعمال کیا ہے یا تو ان کے اکابر لفظ کلی، لکھنا بھول گئے یا انہیں اتنی تمیز ہی نہیں ہوئی کہ کلی کا لفظ نہ لکھنے سے عبارت کا مفہوم ہی بدل جائے گا اور مسلمان علم غیب کلی کے بجائے بعض علوم غیبیہ سے بھی انکار کر کے کافر ہو جائیں گے۔

اسعد صاحب! اگر آپ تصدیق کرنا چاہیں تو ہم عصر اور اپنے مکتبۂ فکر کے تمام افراد سے دریافت فرمالیجئے ذرا گھر کی چہار دیواری سے باہر نکلیئے اور دیکھئے کہ کتنے وہابی بالکل ہی علم غیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں، جنہوں نے یہ کتابیں پڑھی ہیں اور جو ان کے لکھنے والوں کو امام پیشوا جانتے، مانتے ہیں ان کا یہی عقیدہ ہے کہ غیب کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں نہ بعض نہ کل، نہ ذاتی نہ عطائی، کیا یہ عقیدہ درست ہے؟ کیا ان الفاظ سے بعض علوم غیبیہ کا اقرار ثابت ہوتا ہے؟ اگر نہیں تو علم غیب کے منکر ہو کر کافر ہوئے یا نہیں؟ اگر کافر ٹھہرے تو اس کفر کا وبال کس کے سر پڑے گا؟ اب تو خدا لگتی کہہ دیجئے کہ انھیں کے سر پڑے گا جن کی تحریرات سے دھوکہ کھا کر کل ہی علم غیب سے انکار کر بیٹھے، رہیں وہ آیات جن میں علم غیب کی

نفی ہے تو وہاں کل و جز کی نفی نہیں ہے بلکہ ذاتی علم غیب مراد ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ذاتی علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں۔ حضور کا علم غیب بھی ذاتی نہیں بلکہ عطائی ہے اور نہ کوئی سنی عالم ذاتی کا قائل ملے گا۔ جس کا تفصیلی بیان نمبر ۳ و نمبر ۴ کے تحت کر چکا ہوں پھر ملاحظہ فرمالیں:

(۱) وَاَقُولُ لَکُمْ عِندِی خَزَائِنُ اللّٰہِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَیبَ الآیہ ....(سورہ ھود، پارہ ۱۲ ا رکوع ۳)

ترجمہ: اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں۔

(۲) وَعِندَہٗ مَفَا تِحُ الْغَیبِ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا ھُوَ .... (سورہ انعام پارہ ۷ رکوع ۱۳)

ترجمہ: اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی نہیں جانتا انکو مگر وہی۔

(۳) قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرضِ الْغَیبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُونَ اَیَّانَ یُبْعَثُونَ ط ....(سورہ نمل پارہ ۲۰ رکوع ۱)

ترجمہ: تم فرمادو غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ، اور انھیں خبر نہیں کب اٹھائے جائینگے۔

(۴) اِنَّ اللّٰہَ عِندَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرحَامِ وَمَا تَدْرِی نَفْسٌ مَّا ذَا تَکْسِبُ غَداً وَمَا تَدْرِی نَفْسٌ م بِاَیِّ اَرضٍ تَمُوتُ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیمٌ خَبِیرٌ ط سورہ لقمان پارہ ۲۱ رکوع ۱۳

ترجمہ: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم، اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے، اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے

گی، اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مریگی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں علم غیب ذاتی کی نفی ہے ذاتی علم غیب اور ہر فن و کمال یہ بغیر خدا کے عطا کئے کسی کو حاصل نہیں۔

اب رہ گئی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب سے دوسروں کو بھی مطلع فرماتا ہے یا نہیں تو اس کے متعلق قادر مطلق نے خود ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰہَ عَلِیمٌ خَبِیرٌ وہ ہی جسے خبر دے اسے ہی خبر ہو سکتی ہے۔ دوسرا کیا جانے۔ خدا نے کس کو علم عطا فرمایا اور کتنا عطا فرمایا، ارشاد باری ہوتا ہے وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیکَ عَظِیماً ط سورہ نساء، ترجمہ:۔ اور ہم نے سکھا دیا آپ کو وہ جو آپ نہ جانتے تھے۔ اور آپ پر اللہ کا فضل بڑا ہے۔

اسعد صاحب! اس آیہ کریمہ اور اس فرمان باری کو پیش نظر رکھیئے اور بتاتے جائیے کہ حضور ﷺ کو کس کس چیز کا علم نہیں تھا آپ نے فرمایا ہے کہ حضور کو میدان احد میں پیش آنے والے واقعات کی خبر نہیں تھی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ہم نے سکھا دیا اور آپ کہتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حال کی خبر نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے بتا دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ جس علم کی بھی آپ نفی کرینگے یہ آیۂ کریمہ جواب دیگی کہ جو کچھ حضور نہ جانتے تھے وہ اللہ نے سکھا دیا۔ اب اگر آپ کو حضور کا کوئی قول ایسا ملے جس میں علم غیب عطائی کی بھی نفی نظر آئے تو اس کی تحقیق کرلیں کہ وہ

قول آیۂ مذکورہ کے نزول سے پہلے کا ہے یا بعد کا۔ پھر کسی واقعہ علم غیب کا انکار کریں۔ بغیر تحقیق محض قیاس سے علم غیب کا انکار قرآن کا انکار ہوگا اور قرآن کا انکار کفر ہے۔

اب یہ بھی سن لیجئے کہ مفسرین کرام اس آیۃ کریمہ کی تفسیر میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

(۱) اَیۡ مِنَ الۡاحکَامِ وَالۡغَیۡب۔

ترجمہ: یعنی احکام شرعیہ اور غیب سکھایا۔ .... (تفسیر جلالین)

(۲) اَیۡ عُلُوۡمُ عَواقِبِ الۡخلقِ وَعَلِمَ مَا کَانَ وَمَا یَکُوۡنَ۔

ترجمہ: یعنی مخلوق کے اواخر کے علوم اور جو کچھ ہو چکا اور جو ہوگا سب سکھا دیا۔ .... (تفسیر عرائس البیان)

(۳) مِنۡ اَحۡکَامِ الشَّرعِ وَاُمُورِ الدِّیۡنِ وَقِیۡلَ عَلَّمَكَ مِنۡ عِلۡمِ الۡغَیۡبِ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمۡ وَقِیۡلَ مَعۡناهُ علَّمكَ مِنۡ خفیّاتِ الۡاُمُوۡرِ وَالطّلعَكَ عَلیٰ ضَمَا ئِرِ الۡقلوبِ وَعَلَّمكَ مِنۡ اَحۡوالِ الۡمُنَافِقِیۡنَ وِکَیۡدِهِمۡ وِکَانَ فَضۡلُاللّٰہِ عَلَیۡكَ عَظِیۡمًا ط یعنی وَلَمۡ یَزَلۡ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡكَ یَا مُحَمَّدُ عَظِیۡمًا۔

ترجمہ: یعنی شریعت کے احکام اور دینی امور سکھائے اور ایک قول ہے کہ علم غیب جو آپ نہیں جانتے تھے وہ سکھایا اور ایک قول ہے کہ سکھائے آپ کو پوشیدہ امور اور دلوں کے خطرات پر آپ کو خبردار کیا اور منافقوں کے حالات اور انکے مکروں سے آپ کو باخبر کردیا۔ اور اللہ کا فضل آپ پر بڑا ہے۔ .... (تفسیر خازن)

(۴) مِنۡ خفیاتِ الامورِ اَوۡ مِنۡ اُمُوۡرِ الدِّیۡنِ وَ الشَّرائِعِ ط

ترجمہ: یعنی پوشیدہ امور سکھائے اور امورِ دین اور شریعتوں کے علوم سکھائے۔ .... (تفسیر بیضاوی)

(۵) مِنۡ الۡاحُکَامِ وَقِیۡلَ مِنۡ عِلمالۡغَیۡبِ ط

ترجمہ: یعنی احکام سکھائے اور ایک قول ہے کہ علم غیب سکھایا اور بتایا۔ .... (معالم التنزیل)

(۶) مِنۡ اُمُورِ الدِّیۡنِ وَالشّرائع اَوۡمِنۡ خفِیّاتِ الۡاُمُوۡرِ وَ ضَمَائِرِ الۡقُلُوۡبِ۔

ترجمہ: یعنی دین کی باتیں اور شرائع کے علوم سکھائے یا پوشیدہ باتیں اور دلوں کے بھید بتا دیئے۔ .... (تفسیر مدارک)

(۷) آنچہ ہودی کہ بخود بدانی از خفیات امور و مکنوناتِ ضمائر و جمہور گفتہ اند کہ آں علم است بر بوبیت حق وجلال۔

ترجمہ: یعنی وہ سکھا دیا جو آپ خود نہ جانتے تھے، چھپی ہوئی باتوں اور دلوں کے رازوں سے، اور جمہور مفسرین فرماتے ہیں کہ وہ علم سکھایا جو حق تعالیٰ کی ربوبیت کے ساتھ خاص ہے۔ .... (تفسیر حسینی)

اور علامہ ملا علی قاری اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:-

(۸) مِنۡ تَفَاصِیۡلِ الشَّرِیۡعَةِ وَآدابِ الطّرِیۡقَةِ وَ احوالِ الۡحقِیۡقَةِ۔

ترجمہ: یعنی شریعت کے احکام اور طریقت کے آداب اور حقیقت کے احوال کا تفصیلی محیط علم آپ کو عطا فرمایا۔ (شرح شفا شریف میں ہے)

(۹) وَاطُلَعَهٗ عَلَیۡهِ مِنۡ عِلۡمِ مَا یَکُوۡنُ فِیۡ عَالَمَ الشَّهادَةِ وَمَا کَانَ

فِی عَالِمِ الغَیبِ مِنَ السَّعَادَۃِ وَالشَّقَاوَۃِ وَ عَجَائِبَ قُدرَتِہٖ وَعَظِیمِ مَلَکُوتِہٖ۔ ترجمہ: یعنی خبردار کردیا آپ کو اللہ نے علم ما یکون پر یعنی جو کچھ عالمِ شہادت میں ہوگا اور عالم ما کان پر، یعنی جو علم غیب میں ہو چکا سعادۃ و شقاوۃ سے (یعنی فلاں سعید ہوگا اور فلاں شقی ہوگا) اور اپنی قدرت کے عجائبات اور ملک وملکوت کے عظیم علوم آپ کو بھی عطا فرمائے۔

ان تفاسیر کے ذریعہ معلوم ہوگیا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے علم ما کان و ما یکون عطا فرمایا دیا۔ اس کے بعد انکار کی شاید کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

عقائد اہلسنت: (۹)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم تمام انسانوں کی تعظیم وتکریم سے بلند و بالا ہے۔ بڑے بھائی، باپ، استاد و پیر کی تعظیم بلکہ تمام عالم میں کسی کی تعظیم کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے کوئی نسبت نہیں ہوسکتی۔ (قرآن عظیم) سنی مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری فرمایا، امتوں پر اپنے محبوب کو جو سیادت وسرداری عطا کی ہے سارے عالم میں کسی کی سرداری کو اس سے کوئی نسبت نہیں ہوسکتی۔............(قرآن عظیم)

عقائد دیوبندیہ: (۹) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی تعظیم صرف بڑے بھائی کی تعظیم کی طرح کرنی چاہیئے۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں۔ انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو

وہ بڑا بھائی ہے، سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے، اور مالک سب کا اللہ ہے۔ بندگی اُسی کی چاہیئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء، انبیاء، امام زادے پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے، اور ہم کو انکی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں (تقویۃ الایمان ص ۴۸) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ امت پر پیغمبر کو ایسی سرداری حاصل ہے جیسے پٹیل کو اس کی قوم پر اور زمیندار کو اس کے گاؤں پر چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں "جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۵۰)

نقل تحریر اسعد صاحب: ۔عقیدہ نمبر ۹ کے بارے میں نواں نمبر ہے حضور اقدس سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم تمام انسانوں کی تعظیم وتکریم سے بلند وبالا ہے الخ۔ تو یہ بھی آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔ اس میں بھی کسی کو شک نہیں ہوسکتا اور جو شک کرے اس کے ایمان میں بھی مجھے شک ہے۔ اور حضرت اسمٰعیل شہید بھی اتنے جاہل نہیں تھے کہ ان کے سامنے قرآن کی یہ آیت نہ ہو قل ان کان اباؤکم وابناؤکم و ازواجکم الخ حضرت اسمٰعیل شہید کا مطلب صرف مثال دینا ہے اور کچھ نہیں جس طرح کسی بڑے بھائی کے حکم پر سر جھکا دینا پڑتا ہے اور بالکل چنین وچناں نہیں کی جاسکتی ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ بھی انسان تھے اور ہم بھی انسان ہیں، ہمارا

مرتبہ کم ہے ان کا زیادہ ہے۔ بس بات یہ رہ گئی کہ یوں کہنا چاہیئے تھا۔ کہ ہمارا مرتبہ بہت ہی کم ہے ان کا مرتبہ بہت ہی زیادہ ہے اور رہا یہ کہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز تو یہ بھی صحیح ہے کہ حضرت رسول اکرم، اللہ کے عاجز بندے ہیں۔ آپ بذات خود کچھ نہیں کر سکتے جب تک خدا کچھ نہ کرے کائنات میں آپ کا حکم نہیں چلتا۔ خدا کا چلتا ہے۔ لیکن چونکہ آپ خدا کے محبوب تھے اس لئے جو چاہتے وہ ہو سکتا تھا لیکن تھے وہ بھی عبد وہ الــــہ نہیں تھے، پیغمبر کی سرداری کا بھی یہی مطلب ہے۔ جیسے کسی بڑے بھائی یا چودھری کا حکم اپنے چھوٹے بھائی یا قوم پر چلتا ہے اسی طرح رسول کا حکم اپنی امت میں چلتا ہے۔ جناب واضح فرمائیں کہ اس میں خرابی کی کیا بات ہے؟

جواب: اسعد صاحب! تقویۃ الایمان کی عبارت کو صحیح کرنا چاہتے ہیں بلکہ یوں کہیئے کہ میلے سے بھرے ٹوکرے پر پھولوں کی چادر ڈال کر غلاظت اور اس کے تعفن کو دبانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں، ساتھ ہی ایک طنز بھی کیا ہے کہ حضرت اسمٰعیل شہید بھی اتنے جاہل نہیں تھے۔

اسعد صاحب! ہم نے کب انہیں جاہل کہا ہے۔ مگر وحشی اور دیوانہ ہونے کی دلیل میں آپ ہی کی عبارت کافی ہے۔ یہی وحشت و دیوانگی اسمٰعیل دہلوی کے لئے ڈھال بن گئی ورنہ عاشق رسول اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کی گرفت اور کفر کے فتوے سے ایسی سخت وحشت آفریں عبارات بچا نہ سکتی تھیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر اسمٰعیل دہلوی آپ کے نزدیک

جاہل نہیں تو اور کیا ہیں کہ انہیں اتنا بھی تمیز نہ ہو سکا کہ ایک عامی انسان میں اور رسول میں کیا فرق ہے۔ جب کہ قرآن میں حضور کی ازواج مطہرات کو مؤمنین کی مائیں فرمایا گیا، تو حضور ہمارے شفیق باپ ہوئے، باپ کی نسبت کو پیچھے ڈال کر بھائی جیسی عزت کرنے کا سبق دینا کہاں تک درست ہے جبکہ بھائی کہنے میں قباحت بھی ہے وہ یہ کہ معاذ اللہ اگر حضور کو میں اپنا بھائی مان لوں تو میرے والد حضور کے کون ہوئے، اور اگر حضور کو میرے والد اپنا بڑا بھائی مان چکے تو میرے لئے حضور کی تعظیم و تکریم بڑے بھائی کی طرح کرنا ضروری ہے یا باپ کی مثل یہی سوال اسمٰعیل صاحب سے کرنا تھا خیر ان کی طرف سے آپ ہی جواب مرحمت فرما دیں کہ اسمٰعیل نے حضور جان نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی مانا تھا۔ یا اپنے باپ کا؟ وہ حضور کی تعظیم و تکریم رسول اللہ ہونے کی حیثیت سے کرتے تھے یا بڑے بھائی ہونے کی؟ جواب جلد دیں تا کہ ان کی وحشت و فرزانگی میں فرق کیا جا سکے۔

دوسرے یہ کہ خالق کے حضور مخلوق کا عجز ظاہر کرنے کے لئے کیا بندگی کی نسبت کافی نہ تھی؟ اگرچہ مخلوق کو عاجز و مجبور ہونے کے ساتھ کچھ نہ کچھ قدرت و اختیارات بھی اسی خالق نے عطا فرمائے ہیں۔ قرآن شاہد ہے کہ بندے کو سننے، دیکھنے، چلنے، کھانے، پینے، اٹھنے بیٹھنے، حکومت کرنے، مجبور کی مدد کرنے، مظلوم کا انصاف کرنے، مجرم کو سزا دینے کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ مگر وہ خالق و قادر مطلق جب چاہے یہ اختیارات واپس بھی لے سکتا ہے۔ مگر رسول کو اختیارات دیکر واپس نہیں

لئے جاتے۔ جن نفسوں کو اس کا اہل بنایا انھیں کو رسالت و منصب نبوت
سے سرفراز فرمایا اور انکی عصمت کی حفاظت کا خود ذمہ لیا۔ پھر اختیارات
واپس لینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں اختیار بنوت
سے چشمِ پوشی کرنا اور بندۂ عاجز بتا کر مجبور و لاچار ثابت کرنا تعریف ہے یا
تنقیص؟ تمام انبیاء علیہم السلام ساری دنیا کے بادشاہوں کے بادشاہ ہیں،
اور حضور تمام انبیاء کے سردار تو حضور شہنشاہوں کے شہنشاہ ہوئے ایسے اولو
العزم، مکرم و معظم، شہنشاہ کو گاؤں کا زمیندار اور پٹیل جیسا سردار بتانا توہین
نہیں تو اور کیا ہے؟ اسی پر بس نہیں بلکہ پوری تقویۃ الایمان میں سے دس
صفحہ ہی کے لائق وہ الفاظ چنکر دکھا دیجئے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی تعریف و توصیف اور اختیارات، فضائل و کمالات، معجزات وغیرہ
درج ہوں اس کتاب کے نام کی مناسبت سے ان کا ذکر ہونا ضروری تھا۔
نبی کے ساتھ نبی کے معجزات و اختیارات، فضائل و کمالات پر ایمان لانا
بھی ضروری ہے۔ بجائے اس کے پوری کتاب، تحقیر و تنقیص اور سخت
وحشت آفریں الفاظ سے بھری پڑی ہے اسی کتاب میں حضور کو ذرۂ ناچیز
سے کم تر کہا گیا۔ چمار سے بھی ذلیل بتایا گیا، بندۂ عاجز، مجبور، بے بس
باور کرایا گیا، محمد یا علی جس کا نام ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں، یہ عبارت بھی
اسی کتاب میں مرقوم ہے چلو یہ کتاب ایک وحشی، دیوانے کی تصنیف سہی مگر
اپنے اکابر کی کل تصنیفات اٹھا کر دیکھئے اور بتائیے کہ کہاں کہاں سردار
انبیاء فخر رسل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات گنائی گئی ہیں اور میں یہ
گناؤں کہ انھوں نے گالیاں کتنی دی ہیں پھر موازنہ ہو جائے گا۔

محفل میلاد میں حضور کا ذکر بروایات صحیحہ بھی شرک و بدعت، نماز
میں ان کا خیال بھی آجانا رنڈی بازی، اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں
ڈوب جانے سے بدتر، رسول کا سا علم تو ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و
بہائم کو بھی حاصل تھا، شیطان کا علم حضور کے علم سے وسیع تھا، رسول کے
ذکر میں کمی کرو، حضور چوری کر سکتے تھے، زنا کر سکتے تھے، شراب پی سکتے
تھے، اغلام کر سکتے تھے، جھوٹ بول سکتے تھے، مال حرام کھا سکتے تھے، ماں
کے ساتھ فعل حرام کر سکتے تھے غرض معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ہر وہ کام کر سکتے
تھے جو اور انسان کرتے ہیں۔ حضور جاہل تھے انھیں کچھ خبر نہیں کہ مرنے
کے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک ہوگا، حضور ہمارے مثل بشر ہیں، وہ اسی
طرح ایک باپ کے نطفہ اور ایک ماں کے رحم سے پیدا ہوئے جس طرح
اور انسان پیدا ہوتے ہیں، اور اسی طرح چلے گئے جس طرح اور جاتے
ہیں، وہ مر کر مٹی میں مل گئے، حضور کو عالم، ماکان و مایکون ماننا شرک،
حاضر و ناظر ماننا شرک، شفیع ماننا شرک، ان سے مدد مانگنا شرک، استعانت
طلب کرنا شرک، حضور کو دور و نزدیک سے پکارنا شرک، حضور قرآن سے
بھی جاہل تھے، حضور کے نام کی منت ماننا شرک، حضور کے روضہ کی
زیارت کو قصداً گھر سے جانا شرک، مزار پر روشنی کرنا، جھاڑو دینا، چادر
چڑھانا، ادب سے کھڑے ہونا، قیام تعظیمی کرنا صلاۃ وسلام پڑھنا شرک،
غرض اس طرح کی وحشت آفریں عبارات مع صفحہ نام کتب کے پیش کروں
تو سینکڑوں صفحات درکار ہونگے۔ اور آپ یہی کہتے رہیں گے کہ ان میں
نہ توہین ہے نہ تنقیص شان رسالت بلکہ حضور کی تعریف و توصیف میں ان

سے بہتر الفاظ مل ہی نہیں سکتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اسعد صاحب! آپ کے یہ الفاظ کہ وہ بھی انسان تھے ہم بھی انسان ہیں، کتنے انسانیت سوز ہیں۔ انسان تو آپ بھی ہیں اور ایک چمار بھی، اور ایک کانسٹبل بھی، پولس کمشنر بھی اور وزیر اعظم بھی۔ اب غور کیجئے کہ ایک آپ ہیں اور ایک وہ چمار جو آپ کی جوتیاں اٹھاتا اور انھیں صاف کرتا ہے۔ ایک وہ کانسٹبل جو آپ کا گریبان پکڑ کر کھینچتا ہوا ایک حقیر کیچوے کی طرح پولیس چوکی لے جاتا ہے۔ ایک وہ پولیس کمشنر جو کانسٹبل کے بھی ہتھکڑی اپنے حکم سے ڈلوا دیتا اور برخاست کر دیتا ہے، ایک وہ وزیر اعظم جس کے حضور یہ سب کے سب بے بس و مجبور ہوتے ہیں اور اس کے حکم کی تعمیل میں اس طرح مصروف رہتے ہیں جیسے زرخریدے غلام۔

بولیئے انسان ہونے کے ناتے سب برابر مگر کون کس کے مقابلہ میں کتنا مجبور ہے جب کہ ان سب کے اختیارات عارضی ہیں۔ چند روزہ ہیں۔ ریٹائرڈ ہونے یا معزول و انتقال کے بعد نہ کوئی زمیندار ہے، نہ گاؤں کا پٹیل اور چودھری نہ کانسٹبل ہے نہ پولیس کمشنر نہ وزیر نہ وزیر اعظم، مرنے کے بعد زمیندار کی جائداد اب اس کی نہیں۔ ورثہ میں منتقل ہو جائے گی، پٹیل کا حکم اب نہیں چل سکتا۔ کانسٹبل کی بیوی اب اس کی بیوی نہ رہی، بعد عدت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ پولیس کمشنر نہ کسی کو ملازم رکھ سکتے ہیں نہ کسی کو معزول کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ نہ وزیر اعظم کا رعب و دبدبہ باقی رہا نہ ان کے حکم کی سرتابی پر سزا، بخلاف اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات نہ کبھی کم تھے نہ آج بعد وصال ختم

ہوئے۔ وہ عالم ارواح میں بھی رسول تھے اور اب بھی ہیں ان کی عزت تعظیم وتکریم کا آج بھی وہی حکم ہے۔ جو حیات ظاہری میں تھا۔ ان کی حیات وممات یکساں ہے اس لئے ان کا ترکہ بھی نہیں بٹتا۔ نہ ان کی ازواج پر عدت واجب، نہ دوسرا نکاح کرنے کی اجازت۔ بتایئے کیسے سب انسان برابر ہیں؟ کیا رسول اور امتی میں کچھ فرق نظر آیا؟ یا بقول اسمٰعیل بندہ عاجز اور عجز میں برابر۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

عقائد اهلسنت: (۱۰)

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ نماز میں التحیات پڑھنے کے وقت جب 'السلام علیك ایها النبیّ و رحمة اللّٰه و بر کاته' پڑھا جائے اس وقت اللہ عز وجل کے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک تصور لانا اور اپنے آپ کو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ عزت وعظمت کے حضور حاضر سمجھنا جانِ نماز وروحِ عبادت ہے۔ (میزان الشریعۃ الکبریٰ مصنفہ امام شعرانی، شرح مشکوٰۃ مصنفہ ملاعلی قاری)

عقائد دیوبندیه: (۱۰) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول اللہ کا خیال مبارک تعظیم کے ساتھ لانا زنا کاری، رنڈی بازی اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور ان ناپاک کاموں کے خیال سے نماز ہو جائے گی مگر رسول اللہ کے خیال سے نماز بھی باطل اور آدمی بھی مشرک ہو جائے گا۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی

لکھتے ہیں ''از وسوسہ زنا خیال مجامعت از زوجہ خود بدتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است...... واین تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می کشد (صراط مستقیم ص ۸۶)

نقل تحریر اسعد صاحب: ۔دسواں نمبر ہے۔نماز میں التحیات کے وقت جب السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پڑھا جائے الخ تو عرض یہ ہے کہ یہ الفاظ معراج کی یاد کے طور پر نماز میں داخل ہوئے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر ہیں بلکہ یہ وہ الفاظ ہیں جن سے حبیب پاک کو سلام فرمایا گیا تھا۔اسی کی یادگار میں یہ الفاظ شامل نماز ہیں باقی رہی نماز میں تصور کی بات تو چونکہ امتیوں کے دل میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت ہے تو جب آپ کا تصور عظمت کے ساتھ آئے گا تو لامحالہ نماز کو جس کا مقصد عشق الٰہی پیدا کرنا ہے غبار آلود کر جائے گا اسی لئے اس تصور سے منع کیا گیا ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ جناب نے وہ طویل جوابات نہیں پڑھے جو اس کے جواب میں دئے گئے ہیں، ورنہ شک وشبہ کی گنجائش نہ رہتی۔

جواب: قاعدہ کی بات ہے کہ جو شخص ہر وقت غلاظت میں گھرا رہے تو اسکی بدبو کا عادی ہو جائے گا اور تعفن اس کے دماغ کو بھی گندہ نہیں کریگا۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو رات دن خدا اور رسول جل وعلیٰ وصلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص میں مصروف رہتے ہیں جو صبح وشام اس دھن میں

سرگرداں رہتے ہیں کہ کوئی بہانہ ہاتھ آجائے، کہیں حسین چلمن نظر آجائے جس کی آڑ لیکر اپنا جیسا بشر، اپنا جیسا انسان، اپنا جیسا عاجز ومجبور کہہ سکیں اور حضور کی عزت وعظمت مسلمانوں کے قلوب سے نکال سکیں۔ایسے افراد کو اس غلاظت کی بدبو کا کیا احساس ہوگا۔صراط مستقیم کی یہ عبارت ''از وسوسۂ زنا خیال مجامعت از زوجۂ خود بدتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند۔بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خودست واین تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می کشد۔ **ترجمہ:** ۔زنا کا وسوسہ اور بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال سے بدتر ہے تصور شیخ اور ان کے مثل دیگر معظمین اگرچہ رسالت مآب ہی کیوں نہ ہوں۔اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے سے کئی گنا بدتر ہے اور یہ غیر کی تعظیم وبزرگی جو نماز میں ملحوظ ہوتی ہے۔شرک کی طرف لے جاتی ہے۔

اسعد صاحب! کس مسلمان کا قلب ہے جو اس توہین کی برداشت کر سکتا ہے۔لکھنا تو بڑی بات ہے۔بقول آپ کے اسمٰعیل صاحب نے رسول دشمنی کی بنا پر ایسا نہیں لکھا بلکہ ایک حقیقت کا اظہار کیا ہے۔اسعد صاحب اگر یہ حقیقت پر بھی مبنی ہوتا جب بھی اس کا اظہار اس طرح کرنا۔ رسول دشمنی پر محمول کیا جاتا، کیونکہ یہی بات اس طرح بھی کہی جاسکتی تھی کہ نماز اللہ کی عبادت ہے اور اس میں حضور کا خیال تعظیماً قصداً لانا مفسد نماز ہے وغیرہ وغیرہ۔اب ذرا امام وہابیہ کی مذکورہ عبارت کا بنظر غائر جائزہ لیجیے، نماز جو حضور کی مبارک اداؤں کا مرقع ہے۔اور انھیں اداؤں کو ہم پر

فرض فرمادیا گیا اور حکم فرمادیا کہ اطیعوااللہ و اطیعواالرسول (النور ۵۴/۲۴) اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی۔ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا تفصیلی طریقہ نہیں بتایا گیا۔ قیام وقعود، رکوع وسجود کا حکم ملا مگر یہ نہ بتایا گیا کہ نیت کس طرح کی جائے۔ قیام میں کیا کیا پڑھا جائے۔ رکوع کس طرح ہوگا اور کیا پڑھا جائے گا۔ سجدہ کس طرح ہوگا اور اس میں کیا پڑھا جائے گا۔ قاعدے میں کیا کیا پڑھا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ صحابہ کرام نے اسی طرح نماز پڑھنا شروع کردی جسطرح حضور کو پڑھتے دیکھا، اور جو طریقہ حضور نے تعلیم فرمایا یقینی امر ہے کہ نماز میں حضور کا خیال صحابہ کرام کو بھی ضرور آتا ہوگا۔ اور آج بھی کوئی فرد ایسا نہ ملے گا جو نماز کو نماز کی طرح پڑھتا ہو اور حضور کا خیال نہ آئے۔ خصوصاً التحیات پڑھتے وقت جبکہ حضور پر سلام عرض کیا جائے اور حضور پر درود شریف پڑھا جائے۔

کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ نماز میں حضور کی اداؤں کو ملحوظ رکھے سلام عرض کرے، درود پڑھے اور حضور کا خیال شریف نہ آئے جبکہ پورا قرآن حضور کی تعریف وتوصیف اور آپ کے دشمنوں کی مذمت۔ دوستوں کی مدحت سے پر ہے اور نماز میں اسی قرآن کی تلاوت ہوتی ہے اور خصوصیت سے وہ آیات جن میں حضور کی عظمت وبزرگی کو سراہا گیا ہے نماز یا غیر نماز میں آیات کو پڑھتے وقت ضرور حضور کی طرف خیال منتقل ہوگا تو اس وقت ایک مرد مومن حضور کی عزت وعظمت مدنظر رکھے یا معاذ اللہ ذرہٗ ناچیز اور چمار سے بھی ذلیل تصور کرے۔ جب کہ حضور کی عظمت وتوقیر کا

حکم قرآن عظیم میں بھی موجود ہے اور وہ بھی ایمان وعبادت کے درمیان۔ ارشاد باری ہے لتؤمنوا باللہ ورسولہٖ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃً واصیلاً (الفتح ۹/۲۸) کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔ دیکھئے مقدم ایمان لانا ہے اس کے بعد حضور کی تعظیم وتوقیر۔ اس کے بعد عبادت کا حکم، کیا اب بھی کوئی احمق کہہ سکتا ہے کہ ''حضور کا نماز میں تعظیماً خیال عبادت الٰہی کو غبار آلود کرجائیگا'' بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ یہی فعل خدا کی عبادت کی مقبولیت کی دلیل ہوگا۔

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت سعید بن معلّٰی نماز پڑھتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی انھوں نے جواب نہ دیا اور نماز سے فارغ ہوکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور میں نماز پڑھتا تھا اس لئے جواب نہ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب اللہ ورسول بلائیں تو حاضر ہو، اور یہی واقعہ حضرت ابی بن کعب کے ساتھ ہوا اور حضور نے قرآن کریم کی آیت کریمہ کو سنایا یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ (الانفال ۲۴/۸) ترجمہ:- اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔

انھوں نے عرض کی بیشک آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ رسول کا بلانا اللہ کا بلانا ہے، لہٰذا اگر نماز میں ہو اور حضور یاد فرمائیں تو فوراً حاضرِ خدمت ہو اور جو خدمت حضور سپرد

کریں انجام دے اور پھر نماز اسی مقام سے شروع کر دے۔ جہاں سے
چھوڑی تھی از سرنو دھرانے کی حاجت نہیں کہ جب تک حضور کی خدمت
میں رہا گویا نماز ہی میں تھا۔

کہیئے اسعد صاحب! حضور کی خدمت و اطاعت خدا کی عبادت
ہوئی یا نہیں؟ کیا اب بھی آپ کے نزدیک حضور کے تصور کا غبار اتنا کثیف
ونجس و ناپاک بقول اسمٰعیل دہلوی کہ جسکی وجہ سے شرک کی طرف لیجائے
اور گھر کے گدھے بیل کے تصور کا غبار اتنا لطیف و پاکیزہ کہ نماز میں کچھ
فرق نہ آئے (آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے) بلکہ اسعد صاحب
تلاش کرو ایمان کو ایمان کہاں ہے۔ یہ ہے پیغمبر مذہب وہابیہ اسمٰعیل
دہلوی کی تعلیم اور آپ جیسے امتی کہ اس پر سر تسلیم خم فرما چکے جس کی وجہ سے
لفظ استغراق پر بھی غور نہیں کیا۔ اسمٰعیل صاحب کہتے ہیں کہ بیل اور گدھے
کے خیال میں ڈوب جائے، نہ اپنا ہوش رہے نہ خدا کا، نہ نماز کا ہوش رہے،
نہ وضو کا، غرض بالکل اسی میں محو ہو جائے جب بھی نماز میں کچھ فرق نہیں
پڑتا۔ اور حضور کا خیال تعظیماً آ گیا تو شرک۔ حالانکہ شرک ہر مقام پر شرک
ہے مثلاً کسی غیر اللہ کو خدا مانے خواہ نماز میں ہو یا حالت جماع میں۔ گھر
میں ہو یا باہر، مسجد میں ہو یا مندر میں شرک ہی ہے۔ اسی طرح بتوں کا
تعظیماً تصور کرنا خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔ غرض شرک ہر حالت میں
شرک ہی ہے اور اگر حضور کی تعظیم و توقیر، نماز ہی میں شرک ہوتی تو قرآن
کریم میں وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کے ساتھ اِلَّا الصَّلٰوۃ بھی ہوتا یعنی رسول

کی تعظیم و توقیر کرو علاوہ نماز کے مگر یہ حکم نہ ملا۔ بس ایمان لانے کے حکم کے
ساتھ رسول کی تعظیم و توقیر اور اس کے بعد عبادت کے لئے فرمایا گیا۔

میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسمٰعیل دہلوی کو مسلمانوں کے قلوب
سے حضور کی عزت و تعظیم و توقیر نکالنا تھی اس نص قطعی کے مقابل قلم از راہِ
چالاکی نہ اٹھایا نماز کی آڑ لیکر شرک کا شوشہ چھوڑ دیا تاکہ لوگ نماز میں حضور
کا خیال آنے اور شرک ہو جانے کے خوف سے حضور کو اتنا بھول جائیں،
اتنے غافل ہو جائیں کہ بھولے سے بھی خیال نہ آئے کیونکہ جب خیال
آئیگا تو تعظیماً آئیگا اور تعظیماً خیال آنا شرک کی طرف لے جائے گا۔
دوسرے نماز میں ایسے خیال آنا جن سے نماز میں خلل پڑے عشق الٰہی غبار
آلود ہو جائے وسوسۂ شیطانی اور ابلیس کا فریب ہوتا ہے۔ جب اس کا
ذہن اس طرف منتقل ہوگا تو وہ حضور کے خیال و تصور سے اتنا ہی گھنیانے
لگے گا جتنا وسوسۂ زنا اور بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال سے نماز میں گھن
کھاتا ہے۔ بولیئے اس کا نتیجہ کیا ہوگا کیا رسول دشمنی کی مثال اس سے بڑھ
کر بھی مل سکتی ہے؟

اسعد صاحب! اور تاویل کیجئے ہم بھی دیکھیں کہ آپ کا ذہن کتنا
رسا ہے وہ اس گندی زمین میں کتنے حسین پھول کھلاتا ہے۔ انشاء اللہ مجھے
جواب دینے کے لئے ہمہ وقت تیار پائینگے۔

عقائد اہلسنت (۱۱)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی محفل شریف منعقد کرنا اور بوقت ذکر ولادت دست بستہ کھڑے ہوکر صلاۃ و سلام پڑھنا جائز و ثواب و مستحب و مستحسن ہے۔(قرآن شریف)

عقائد دیوبندیہ: (۱۱) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ بار بار میلاد شریف کرنا کنہیا کے جنم کے مثل بلکہ اس سے بھی بدتر ہے فرضی خرافات بری حرکت قابل ملامت اور فسق وحرام ہے چنانچہ مولوی خلیل احمد انبیٹھی و مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں" یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں" معاذ اللہ سوانگ آپکی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم وحرام وفسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔(براہین قاطعہ ص ۸۷)

نقل تحریر اسعد صاحب: گیارہواں نمبر۔میلاد کو سوانگ کنہیا سے مثال دینا اس لئے ہے کہ وہ سال کے سال ہوتا ہے، یہ بھی سال کے سال ہوتا ہے۔وہ بھی کسی کے پیدا ہونے پر ہوتا ہے اور یہ بھی تشبہ ہنود اور تشبہ روافض کی وجہ سے منع کیا گیا، رسول دشمنی سے نہیں۔

جواب: تشبہ کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں اس مقام پر تشبہ کا سہارا لے کر پھر آپ اپنے سر سے ایک بڑا بوجھ ہٹانا اور رسول دشمنی کو تشبہ

کی آڑ میں چھپانا چاہتے ہیں، تقویۃ الایمان ایسی گندی تشبیہات سے بھری پڑی ہے۔ جہاں جس صفحہ پر دیکھئے دیوی دیوتا، پیر، شہید، امام، امام زادے، ولی اور رسول سب کو ملا کر ذکر کیا گیا ہے۔ گویا آپ کے اور آپ کے امام کے نزدیک دیوی، دیوتا، پیر، شہید، امام، ولی اور رسول میں کوئی فرق نہیں، اسی طرح یہ عبارت کہ "یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔یا مثل روافض کہ نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں الخ

اسعد صاحب! خلیل و رشید تو دشمنی رسول میں اندھے ہوئے ہی ہیں مگر آپ کی آنکھ میں بھی شاید وہی سرمہ لگایا گیا ہے۔جس کی وجہ سے اس عبارت کی خامیاں نظر نہیں آئیں، مذکورہ عبارت آسان اردو میں ہے۔غور کیجئے اور سمجھ کر جواب دیجئے کیا آپ نے کہیں کسی جاہل سے جاہل سنی کے یہاں بھی اعادہ ولادت ہوتے دیکھا ہے۔ آپ کو اسمٰعیل شہید کی قسم اور قسم عصمتِ رشید و خلیل کی جواب صحیح اور آنکھوں دیکھا ہو۔ میرا دعویٰ ہے دنیا کا کوئی فرد یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اس نے کسی مسلمان کے یہاں معاذ اللہ حضور کا اعادہ ولادت دیکھا ہو اور وہ بھی مثل ہنود کے پناہ باخدا اگر لفظ اعادہ نہ سمجھ میں آیا ہو تو میرے پاس آجایئے میں آپ ہی سے اعادۂ ولادت کر کے دکھا دونگا۔رہ گیا مثل ہنود کے تو کبھی سانگ کنہیا جا کر دیکھئے۔تب پتہ چل جائے گا کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔کمال حیرت ہے آپ کے اکابر پر اور ساتھ میں ان عالم کہلانے والوں پر جو محفل ذکر میلاد کو سوانگ کنہیا سے تشبیہ دیتے ہیں کیا ذکر ولادت کو اعادہ ولادت کہنا

جہالت یا رسول دشمنی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر آپ ذکر ولادت اور اعادۂ
ولادت کا فرق اپنی بیوی یا والدہ صاحبہ بلکہ کسی بھی گھر کی یا بازاری جاہل
عورت سے بھی دریافت کرتے تو وہ خوب اچھی طرح سمجھا دیتی، کیا کبھی
نماز کا اعادہ کیا ہے؟ کیا صرف نماز کے ذکر کو اعادہ کہہ سکتے ہیں؟ جب ذکر
ولادت آپ کے یہاں اعادہ ولادت مان لیا گیا تو نماز فاسد ہو جانے پر
صرف نماز کا ذکر کر کے اعادہ کر لیتے ہوں گے۔ دوبارہ پڑھنے کی حاجت
ہی نہ ہوتی ہوگی۔ یہ تو بڑی آسان تدبیر ہے۔ اور اب تو روز روز پیٹ پوجا
کے اعادہ کی بھی حاجت نہ رہی صرف کھانے کا ذکر کر لیا۔ پیٹ بھر گیا۔
اسعد صاحب! آپ میرے یہاں آجایئے۔ آپ روز ایسے آسان مسائل
استخراج فرماتے رہیں میں شائع کرتا رہوں۔ دنیا کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔ اور
اب بھی تشبہ کا لفظ بھولے نہ ہوں تو سنیئے۔ آپ مثل کتے کے بولتے ہیں۔
مثل خنزیر کے کھاتے ہیں، مثل گدھے کے چلتے ہیں، مثل مشرکین کے
شادی کرتے ہیں، مثل یہودیوں کے لباس پہنتے ہیں، مثل سکھوں کے
داڑھی رکھتے ہیں، مثل روافض کے داہنے ہاتھ سے کھاتے اور بائیں ہاتھ
سے استنجا کرتے ہیں، یہ سب کام کرنا چھوڑ دیں یا ان کے خلاف عمل کریں
تب بھی آپ ذکر میلاد کو سوانگ کنہیا کی مثل نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہاں
دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اگر صرف سالانہ اور تاریخ مقرر کرنے کا سوال
ہے تو ایسے جلسے دیوبند میں بھی ہوتے ہیں جس میں صرف نام کا، فرق ہوتا
ہے۔ ہم ذکر ولادت کے نام سے کرتے ہیں، اور وہاں جلسہ دستار فضیلت
کے نام سے ہوتا ہے اور ہندو سانگ کنہیا کے نام سے کرتے ہیں کیا نام

بدل دینے سے آپ کے لئے تشبہ کی فرد جرم ہٹ گئی۔ اگر ایسا ہے تو ہم پر
کیوں لاگو ہے۔ ہم محفل ذکر ولادت کہتے۔ اور ہندو کے یہاں سوانگ
کنہیا۔

اسعد صاحب! بات وہی ہے کہ جب رسول سے دشمنی ٹھہری تو ان
کے فضائل ہوں یا معجزات، اختیارات ہوں یا علم و کمالات، محفل ذکر
ولادت ہو یا محفل ذکر معراج، محفل ذکر شہادت ہو یا محفل سیرت پاک
غرض جو چیز بھی حضور سے منسوب ہوا اور اس سے حضور کی فضیلت و عظمت و
بزرگی، شان و شوکت، عزت و منزلت ظاہر ہو اسے کسی نہ کسی صورت سے
روک دیا جائے۔ کہیں شرک کا حکم لگا تو کہیں بدعت کا فتویٰ، کہیں حرام و
ناجائز کا غلاف چڑھا، تو کہیں تشبہ اور مثل کی چلمن ڈال دی بہر حال ہے یہ
سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی اور یہود و نصاریٰ منافقین زمانہ
نبوی کی تقلید۔ اگر یہ کتابیں اور ان کے لکھنے والے اور ان کے ماننے والے
زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوتے تو انکو اُخرُج یا خلیل فانِكَ
منافق، اُخرُج یا اسعد فانك منافق، اُخرُج یا اسمٰعیل فانك
منافق۔ اُخرُج یا رشید فانك منافق۔ اخرج یا ابولاعلیٰ
مودودی فانك منافق فرما کر ذلیل کر کے نکال دیا جاتا یا دوران خلافت
میں ہوتے تو قتل کا حکم دیا جاتا۔ ہم تو صرف قلم سے کام لے سکتے ہیں
افسوس کہ آپ جیسے سنی بننے والے۔ قلم کے جہاد سے بھی روکنا چاہتے
ہیں۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

عقائد اہلسنت (۱۲)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ رسولوں فرشتوں کا ماننا بھی ایمان میں داخل ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کو نہ ماننے والا کافر و مرتد ہے اسی طرح جو شخص کسی رسول یا فرشتے کو نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔............(قرآن عظیم وکلمہٴ ایمان مفصل)

عقائد دیوبندیہ (۱۲): دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ صرف ایک اللہ کو ماننا چاہیئے، تمام پیغمبروں کا یہی حکم ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو مت مانو چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں ''جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔

.........................(تقویۃ الایمان ص ۱۱)

نقل تحریر اسعد صاحب:-

اور کسی کو نہ ماننے سے یہ مطلب ہے کہ بت یا خدا کا کوئی شریک سوائے خدا کے نہ مانے۔

جواب: -اسعد صاحب! ''حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے'' آخر بات کھل ہی گئی جب شتر بے مہار ہوتا ہے تو اپنی جانی پہچانی منزل کی طرف دوڑتا ہے۔ اسی طرح قلم بھی اضطراری حالت میں اپنی جبلی فطرت کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ آپ کے قلم سے بھی وہ بات نکل ہی گئی جو فطرت کا تقاضہ تھا آپ فرماتے ہیں کہ بت یا خدا کا کوئی

شریک سوائے خدا کے نہ مانے اس عبارت میں بت یا خدا لکھ کر دونوں کو برابر کر دیا۔ جس طرح خدا کا شریک کسی کو نہ مانے اسی طرح بت کا شریک بھی کسی کو نہ مانے۔ اسعد صاحب! اگر آپ کو بتوں سے قلبی انس ہے جو نسلاً در نسلاً ابوجہل کے ترکہ سے اس کی ذرّیات میں چلا آرہا ہے ظاہر ہو کر ہی رہا اس لئے لفظ بُت قلم سے نکل گیا۔ ورنہ یہاں بت لکھنے کی کیا حاجت تھی صرف اتنا کافی تھا ''کہ خدا کا شریک کسی کو نہ مانے''، مگر بت کو کیوں چھوڑ دیتے ابھی تک تو خدا کو جھوٹا، زانی، چور، شراب خور، دغاباز، فریبی غرض ہر عیب پر قادر منوانے کی سعی کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین آمیز اقوال وتحریرات کو صحیح ثابت کرنے میں مصروف تھے کہیں تعریف وتوصیف کا ذکر ہی نہیں یہ ایک موقع ہاتھ آیا۔ یہاں رسول خدا کے نہ ماننے کے دلائل میں یہ بات پیش کرنا تھی کہ خدا کا کوئی شریک نہیں اور لا شریک لہ کہنا خدا کی سب سے بڑی تعریف ہے ایسے موقع پر اسعد صاحب اپنے جدی خدا (یعنی بت) کو کیوں بھول جاتے۔ اس لئے لکھ دیا کہ ''بت یا خدا کا کوئی شریک سوائے خدا کے نہ مانے'' اسمٰعیل صاحب نے بھی تقویۃ الایمان میں ایسا ہی کیا ہے۔ انھیں تو بتوں اور بت پرستوں سے اتنی الفت وعقیدت تھی کہ کسی مقام پر انھیں نہیں بھولے۔ بلکہ یہ کام کیا کہ جو آیات بتوں اور بت پرستوں کی مذمت میں نازل ہوئی تھیں اس کے ترجمہ میں بتوں کا نام اڑا کر انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کی طرف منسوب کیا اور بت پرستوں کی جگہ مسلمانوں کو دیکر ان کے ہر فعل کو شرک بتایا۔ اب اسی عبارت کو دیکھئے ''جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے

یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔ تقویۃ
الایمان ص ۱۱ معلوم ہے اسمٰعیل صاحب نے یہ کس آیت کا ترجمہ کیا ہے
لیجئے سنیئے مجھ سے: وَما ارسلنا من قبلك من رَّسول الّا نوحِی الیه انه
لَا الٰہَ الّا انا فا عبدونَ۔ (الانبیاء ۲۱/۲۵) ترجمہ:۔فرمایا اللہ تعالیٰ
نے سورۂ انبیاء میں اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر یہ کہ اس
کو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں ہے کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں سوائے
میرے سو بندگی کرو میری یعنی جتنے پیغمبر آئے وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم
لائے کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے الخ اسعد صاحب:۔
اپنے امام کا فریب دیکھئے لاالٰہ کا ترجمہ کیا ہے کہ کوئی ماننے کے لائق
نہیں" اگر میری بات پر شبہ ہو تو کوئی کتاب نماز مترجم خرید لیں اور کلمہ کا
ترجمہ دیکھ لیں کہ اس میں لا الہ کا ترجمہ کیا ہے۔ میں اشرفعلی کا ترجمہ پیش کر
رہا ہوں۔

ترجمہ:۔اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس کے پاس
ہم نے وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں پس
میری عبادت کیا کرو۔

اسی سے صاف ظاہر کہ نہ ماننے کا لفظ رسول دشمنی کی وجہ سے رکھا
گیا ورنہ ترجمہ بدلنے کی کیا ضرورت تھی یا یہ کہیئے کہ وہ عربی سے جاہل
تھے۔ اس کا اقرار آپ نہیں کر سکتے، بات وہی رہی کہ اس آیہ کریمہ کی آڑ
لیکر اللہ والوں کی محبت مومنین کے قلوب سے نکال دی جائے تا کہ وہ کسی کو
مانے ہی نہیں۔ اسعد صاحب! آپ اور تمام وہابی، دیوبندی، مودودی،

الیاسی، غیر مقلد جو بھی اسمٰعیل دہلوی کو اپنا امام سمجھتے ہیں اور تقویۃ الایمان پر
ایمان رکھتے ہیں وہ اس پر عمل کر کے دکھائیں۔ ماں کو ماں، بیوی کو بیوی،
بیٹی کو بیٹی، بہن کو بہن ماننا چھوڑیں۔ اسی پر بس نہیں۔ مولوی اسمٰعیل، قاسم،
رشید، خلیل، محمود حسن، ابوالاعلی، ابن عبدالوہاب صاحبان کو ماننا چھوڑیں۔
اسمٰعیل صاحب نے تو سارے دھرم کا ہی بیڑا غرق کر کے رکھ دیا، اب رہ
گیا ماننا تو میں بتاؤں کہ آپ اور تو اور بتوں تک کو مانتے ہیں۔ اسمٰعیل کی
قسم سچ بتانا کیا آپ بتوں کو بت نہیں مانتے اگر آپ کہیں میں تو نہیں مانتا تو
آپ اپنی تحریر کے مطابق بت کو خدا مانتے ہوں گے۔ کچھ تو ہے جسکی پردہ
داری ہے۔

سوال:۔اسعد صاحب! تقویۃ الایمان میں ایسی وحشت آفریں
عبارات اور کسی کو ماننے کا حکم اور یوں لکھنا کہ خدا کے سوا اوروں کا ماننا محض
خبط ہے وغیرہ وغیرہ جن کی اصلاح کی ضرورت آپ کو پیش آئی۔ اکثر مقام
پر آیات کے ترجموں میں جہاں بتوں کا ذکر نہیں، ان کے نام کا اضافہ اور
جہاں بتوں اور بت پرستوں کی مذمت تھی وہاں بتوں کا نام ہٹا کر انبیاء
علیہم السلام اور اولیائے عظام کا نام شامل کرنا۔ یہ ترمیمات قصداً کی گئی
ہیں یا سہواً۔ اگر قصداً کی گئی ہیں تو ایسے منافق کو جس نے تقویۃ الایمان
کے ذریعہ دنیا میں فتنہ کا بیج ڈالکر مسلم تنظیم واخوت کا جنازہ نکال دیا، ایسے
مسلم کش کی اقتدا، اور امامت درست ہے یا نہیں؟ اگر آپ کہیں کہ سہواً یہ
لغزش ہوئی تو خدارا فوراً اعلان کریں کہ تقویۃ الایمان میں بہت کچھ
غلطیاں ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں میں افتراق واختلاف پیدا ہو گیا

ہے۔ جو حضرات اس کو پڑھکر اپنے عقیدے بگاڑ چکے ہیں وہ توبہ کریں اور آئندہ ہرگز ہرگز اس کتاب کو نہ پڑھیں نہ چھاپیں اور اگر چھاپیں تو مجھ سے اصلاح کرالیں۔ بغیر تصیح شائع کرنا اور فروخت کرنا جرم ہوگا۔

عقائد اہلسنت (۱۳)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے بندوں بالخصوص انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو اس کی دی ہوئی عزت و عظمت و وجاہت حاصل ہے۔ (قرآن کریم)

عقائد دیوبندیہ: -(۱۳) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ .... (تقویۃ الایمان ص ۴۴)

نقل تحریر اسعد صاحب: -تیرھویں نمبر کا جواب ساتویں نمبر کے ساتھ دیا جاچکا ہے۔

جواب: -میں بھی جواب الجواب ساتویں نمبر میں دے چکا۔

عقائد اہلسنت (۱۴)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کرم کے تمام خزانوں اور نعمتوں کے جملہ خزانوں کا مختار بنادیا۔ (مواہب لدنیہ)

عقائد دیوبندیہ: -(۱۴) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ .... (تقویۃ الایمان ص ۳۲)

نقل تحریر اسعد صاحب:-

چودھویں نمبر کے متعلق عرض ہے کہ ان الحکم الا للہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: -اسعد صاحب! آپ کے اس سوال سے سنجیدہ لوگ کیا نتیجہ نکالیں گے۔ کہیں آپ ان لوگوں میں سے تو نہیں جو قرآن کی بعض آیات پر ایمان لائے ہیں اور بعض پر نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہی ہے جس کا حکم آسمان وزمین پر چلتا ہے۔ لیکن جسے وہ خود حاکم بنادے وہ حکم والا بن جائیگا جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ اگر مجھ پر اپنی امت کا مشقت میں پڑنا شاق نہ ہوتا تو ان پر مسواک کرنا فرض فرمادیتا۔ دیکھئے جیسے وہ احکم الحاکمین حکم فرمادیتا ہے وہ ایسا حکم والا بن جاتا ہے کہ جس پر جو چاہے فرض فرمادے اور جو چاہے معاف فرمادے جس طرح ایک شخص نے اسلام لانے کی یہ شرط پیش کی کہ میں دو وقت نماز پڑھونگا حضور نے ان کا اسلام قبول فرمایا اور تین وقت کی نماز معاف فرمادی، حضرت سراقہ کو سونے کے کنگن پہننا جائز فرمادئے۔ براء بن عاذب کو ریشم حلال فرمادیا وغیرہ وغیرہ ثبوت درکار ہوں تو وہ بھی دئے جاسکتے ہیں (اس قسم کے ۳۷ واقعات "الامن والعلیٰ" میں مع حوالجات کے موجود ہیں ملاحظہ فرمائیں)، یہ تو پہلے بتایا جاچکا کہ رسول کا فرمان خدا کا فرمان ہے مگر اب حضور کے حکم سے متعلق ایک آیت اور سن لیجئے: مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔ (الحشر ۵۹/۷) ترجمہ: جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں باز رہو، اب تو ان الحکم الا للہ کا مطلب سمجھ میں آگیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ

ہی حکم والا ہے جس کا حکم زمین و آسمانوں میں چلتا ہے وہ جسے حکم فرمادے حکم والا بن جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاکم بنا کر ہمیں بھی حکم دیدیا کہ دیکھو جو رسول دیں وہ لے لو اور جس کام سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔

عقائد اہلسنت (۱۵)

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام مخلوقات میں سب سے افضل ہیں، کوئی غیر نبی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا جو ایسا اعتقاد رکھے کہ کوئی غیر نبی کسی نبی سے افضل ہے وہ کافر ہے اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی ادنیٰ توہین کرنے والا کافر ہے، مرتد ہے۔ اس پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح فرض ہے۔ (قرآن عظیم واحادیث نبی کریم وشرح فقہ اکبر وعقائد نسفی وشرح عقائد نسفی وکتاب الشفاوشرح شفا)

عقائد دیوبندیہ:- (۱۵) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے افضل ہیں کیوں کہ انہوں نے تو صرف مردوں کو زندہ کیا مگر ہمارے گنگوہی جی نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے بھی نہ دیا۔ مولوی محمود حسن صدر مدرسہ دیوبند گنگوہی کے مرنے پر ان کی تعریف میں مرثیہ لکھتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم (مرثیہ گنگوہی ص ۳۳)

اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گنگوہی کو افضل بھی بتایا اور توہین بھی کی اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی بھی کمال توہین کی ہے

اسی مرثیہ ص ۱۱ پر لکھتے ہیں۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

اعلیٰ درجے کے حسین وجمیل، اللہ کے بندے اور نبی یوسف علیہ السلام ہیں مگر گنگوہی صاحب کے کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں تو گورے بندگان گنگوہی کا کیا کہنا یہ تو خدا سے بھی بڑھ گئے۔

عقائد اہلسنت (۱۶)

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مثل وبے نظیر ولاثانی بنایا کوئی مقرب فرشتہ یا کوئی مرسل نبی بھی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ثانی ہرگز نہیں ہوسکتا۔ (حدیث شریف وکتاب مبارک امتناع النظیر ومبین الھدیٰ)

عقائد دیوبندیہ: (۱۶) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ بانی اسلام علیہ الصلاۃ والسلام کا ثانی رشید احمد گنگوہی ہے چنانچہ ان کے مرنے پر ان کی تعریف میں مولوی محمود حسن دیوبندی لکھتے ہیں۔

زباں پر اہلِ اھوا کی ہے کیوں اُعلُ ھبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی! (مرثیہ ص ۶)

عقائد اہلسنت (۱۷)

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کو اس طرح بھی مانگنا جائز ہے کہ اے اللہ ہم کو تو دے اپنے محبوب کے صدقہ میں، اور اس طرح بھی مانگنا جائز ہے کہ

یارسول اللہ ہم کو آپ دے دیجئے اللہ کے حکم سے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسی طرح اولیاء اللہ سے ان کو مظہر عون الٰہی جانتے ہوئے مانگنا بھی جائز ہے۔ (قرآن عظیم وتفسیر عزیزی وفتاویٰ عزیزیہ)

عقائد دیوبندیہ: (۱۷) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ کسی نبی یا رسول یا ولی سے بلکہ اللہ کے سوا کسی اور سے نفع یا نقصان کی امید رکھنے والا مشرک ہے چنانچہ اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان ص ۳۰ میں لکھتے ہیں: کہ مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہے اور نفع اور نقصان کی امید اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ کسی اور سے کرنا شرک ہے، مگر گنگوہی سے مانگنا عین اسلام ہے مرثیہ گنگوہی (ص ۱۰) میں ہے۔

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

کیونکہ گنگوہی صاحب مربی خلائق ہیں، مرثیہ (ص ۱۲) میں ہے۔

خدا ان کا مربی یہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولیٰ مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

نقل تحریر اسعد صاحب:-

پندرھویں نمبر سے سترھویں نمبر تک آپ نے کسی کے شعروں سے دیوبندیوں کو کافر قرار دینے کی کوشش کی ہے گزارش ہے کہ اول تو شعر وشاعری کی باتوں پر مت جائیں اس میں بڑ ہانک دی جاتی ہے۔ دوسرے ان شعروں میں کوئی بات ایسی بھی نہیں۔ یہ مرثیہ اور مرثیے میں مرتبے کو

بڑھایا جاتا ہے لیکن ایسا بھی نہیں جیسا آپ سمجھتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

علامہ اقبال کا ایک شعر ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

اس میں تو شاید بظاہر پہلے شعر سے بھی زیادہ بے ادبی پائی جاتی ہے۔ لیکن میرے نزدیک دونوں شعروں میں سے کسی شعر میں بھی بے ادبی نہیں۔ کیونکہ شاعر اچھوتے خیال لایا کرتا ہے اس کا مطلب کسی کی تحقیر وتخفیف نہیں ہوتا، اور یہ کہ وہ ہجو کرے۔ ایسے ہی تینوں چاروں شعر آپ پڑھکر سادہ دل سے غور کیجئے۔ لیکن چھوڑئیے بالفرض کسی نے ایسا کہا بھی ہے تو آپ کو دیوبندیوں وہابیوں سے سوال کرنا چاہئے کہ آیا تمھارا عقیدہ ہے کہ نہیں، اگر وہ کہدیں کہ ہاں، تو میں ابھی ان کے منہ پر تھوک دوں اور ان کو خنزیر اور کتے سے زیادہ ذلیل سمجھنے لگوں بشرطیکہ ان کا عقیدہ ہو۔

آخر کسی کے سر کوئی عقیدہ منڈھ دینے سے وہ عقیدہ اس کا تو نہیں ہوجاتا۔ توبہ توبہ کسی مسلمان کے بھی ایسے عقیدے ہوسکتے ہیں کہ وہ کہے کہ بانیٔ اسلام کا ثانی ہوسکتا ہے۔ یا رشید احمد گنگوہی حضرت عیسیٰ یا حضرت یوسف سے بہتر ہیں۔ یا گنگوہی سے مانگنا عین اسلام ہے۔

جواب: (۱۵-۱۶-۱۷) اسعد صاحب! آپکے نزدیک شاعری بھی ایسی شے ہے کہ اس پر احکام شرعی نافذ ہی نہیں ہوتے بلکہ جنون شاعری

سمجھا جائے گا۔ وجہ تو آپ نے بتا ہی دی کہ شاعر اچھوتے خیال لایا کرتا
ہے۔ اس کا مقصد کسی کی تحقیر وتخفیف نہیں ہوتا۔ گویا کہ آپ کو غیب دانی کا
بھی دعویٰ ہے آپ دنیا کے تمام شعراء کے شعور اور جذبات ونیت کا علم
رکھتے ہیں کہ وہ کیسا ہی شعر کہہ ڈالیں مگر اس کا مطلب کسی کی تحقیر وتخفیف
سے نہیں ہوتا۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ شاعر کے انھیں اشعار کا یہ حکم ہے
جن میں کسی کی تحقیر وتنقیص ہو یا تعریف وتوصیف کے لئے بھی یہ ہی حکم
ہے اگر کوئی شاعر ایسا شعر کہے جس سے بت اور بت پرستوں کی تعریف
ظاہر ہوتی ہو تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ 'بینوا توجروا

اسعد صاحب! ذرا ان اشعار کے متعلق حکم شرع سے مطلع فرمادیں

(۱) میں جو چاہوں تو گناہوں سے ابھی توبہ کرلوں
داغ لگ جائے گا مولیٰ تری غفاری میں

(۲) اللہ کے پلّے میں وحدت کے سوا کیا ہے
جو کچھ لینا ہے لے لوں گا محمد سے

آپکے فتوے کی رو سے تو یہ شعر بھی شرع کی ایسی سرحد پر لٹک رہے ہیں کہ
ان کے قائل پر حکم شرع نافذ نہیں ہوسکتا۔

ہاں صاحب جو خدا کے لئے امکان کذب چوری اور زنا وغیرہ
افعال ممکن مانے اس کو تو مرثیہ گنگوہی میں کوئی تحقیر وتنقیص کیا نظر آئے گی
اور اگر آئے بھی تو اس پر حکم شریعت کا نفاذ نہیں ہوسکتا۔ دوسرے آپ نے
مرثیہ کے شعر پر سے حکم ہٹانے اور ہمارے خیال کو بٹانے کے لئے اقبال کا
بھی ایک شعر مقابلہ میں رکھ دیا۔ اور اسکو آپ مرثیہ سے بھی زیادہ بے ادبی

پر محمول فرمارہے ہیں۔ اگر آپ اقبال کے شعر کا مطلب نہیں سمجھے ہیں تو
اس شعر سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

خواہش اپنی فدا کردے رضائے دوست پر
پھر میں دیکھوں چاہنے والے کا چاہا کیوں نہ ہو

افسوس کہ ذکر امام عالی مقام اگرچہ بروایت صحیحہ ہو جب بھی تشبہ
روافض کی وجہ سے حرام ٹھہرے اور گنگوہی جی کا مرثیہ مثل روافض کے لکھا
جائے، پڑھا جائے، چھاپا جائے اور وہ بھی ایسا کہ اس میں کھلم کھلا انبیاء
علیہم السلام کی توہین ہو وہ تشبہ روافض سے گھونگھٹ کاڑھے اور آپ محرم
بن کر کہدیں کہ یہاں شاعر کا مطلب تحقیر وتخفیف نہیں اور الزام بھی
ہمارے سر دھریں کہ کسی کے سر کوئی عقیدہ مڑھ دینے سے وہ عقیدہ اس کا تو
نہیں ہوجاتا۔ اسعد صاحب! آپ کے نزدیک مرثیہ میں کوئی شرعی نقص نہ
بھی تھا جب بھی دیانت کا تقاضا تھا کہ تشبہ روافض کی وجہ سے اس کا پڑھنا،
چھاپنا حرام لکھدیتے جیسا کہ مجالس محرم کو آپ کے اکابر لکھ چکے آپ نے
اس کی تائید بھی فرمادی اور آگے کتنی شان کے ساتھ فرماتے ہیں۔ ''توبہ
توبہ کسی مسلمان کے بھی ایسے عقیدے ہوسکتے ہیں کہ وہ کہے کہ کوئی بانی
اسلام کا ثانی ہوسکتا ہے یا رشید احمد گنگوہی حضرت عیسیٰ یا حضرت یوسف
سے بہتر ہیں''۔ اسعد صاحب! جو خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم
کو...... ایسا ایسا جیسا کہ پہلے بیان ہوا تو کیا اس کے لئے گنگوہی جی کو بانی
اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہنا دشوار ہے؟ کیا حضرت عیسیٰ اور حضرت
یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے بہتر کہنا اچنبھا ہے؟ جو مشرکین کے آگے

ہاتھ پسار سکتا ہے کیا اسے گنگوہی جی سے مدد مانگتے شرم آئے گی؟ ہاں
اولیاءاللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مدد چاہے تو ضرور شرک
ٹھہرے گا۔ اور اسعد صاحب! آپ نے یہ جو فرمایا ہے کہ تمام
دیوبندیوں سے میں نے پہلے دریافت کرلیا ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ
اگر وہابی دیوبندی مرثیہ کو اپنے عقیدے کے خلاف جانتے مانتے تو اس
کی اشاعت خرید وفروخت بند کردیتے مگر ایسا نہیں ہوا۔ جس سے صاف
ظاہر ہے کہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ رشید احمد یوسف ثانی تھے۔ وغیرہ وغیرہ تو
اب دریافت کرنے کی کیا حاجت رہی؟

سوال:- اسعد صاحب! آپ نے اہلسنت کے عقائد کے متعلق جو یہ
تحریر فرمایا ہے کہ یہی ہمارا عقیدہ ہے تو کیا ہم سے مراد صرف آپ ہیں یا
تمام دیوبندیہ، وہابیہ، اسمٰعیلیہ، مودودیہ، الیاسیہ وغیرہ مراد ہیں؟ اگر سب
مراد ہیں تو آپ نے سب سے دریافت کرلیا ہے کہ وہ علم غیب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے قائل ہیں اور ان سب کا وہی عقیدہ ہے جن کی آپ نے
تصدیق فرمائی ہے اگر نہیں تو آپ کو سب کی طرف سے لکھنے کا کیا حق تھا؟

عقائد اہلسنت (۱۸)

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل کو جو علم غیب حاصل ہے وہ
اسکی ذاتی صفت ہے اس کے سوا کسی مخلوق کو ذاتی علم غیب نہیں جو شخص کسی
مخلوق کو ایک ذرے کے برابر علم غیب ذاتی بغیر عطائے خداوندی ثابت
کرے وہ یقیناً کافر و مرتد ہے۔.............. (قرآن عظیم)

عقائد دیوبندیہ:- (۱۸) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ جو شخص
رسول اللہ کو ذاتی علم غیب بغیر عطائے خداوندی ثابت کرے اس کو کافر نہیں
کہنا چاہئے بلکہ اس کے کفر کی تاویل کرے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے
ہیں: وہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے
تو اندیشہ کفر کا ہے امام نہ بنانا چاہئے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے
اور تاویل کرے۔.............. (فتاویٰ رشیدیہ جلد ا ص ۱۵)

نقل تحریر اسعد صاحب:-

اٹھارویں نمبر کا مطلب یہ ہے کہ جب تک کوئی خدا کو ایک مانے اور
رسول کو خدا کا رسول سمجھے تو اس کو کافر کہنے میں احتیاط برتنی چاہیئے (جیسا کہ
امام ابوحنیفہ کا قول ہے) اگرچہ میرے نزدیک وہ کافر ہے جو یہ کہے کہ
رسول کو ذاتی علم غیب تھا۔

جواب:- اسعد صاحب! ایک شعر یاد آیا ذرا کان لگا کر سن لیجئے:

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

پہلے فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک کوئی خدا کو
ایک مانے اور رسول کو خدا کا رسول سمجھے تو اس کو کافر کہنے میں احتیاط برتنی
چاہئے، اس کے آگے کمال ہوشیاری سے گنگوہی جی کی تائید بھی فرمادی اور
بوجھ بھی اپنے سر سے ٹال دیا، نام لے دیا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ کا اور آخر میں یہ بھی کہہ دیا اگرچہ میرے نزدیک وہ کافر ہے۔
اسعد صاحب! یا تو رشید صاحب کے قول پر اڑے رہیئے۔ یا امام اعظم

رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی پاسداری کی ہوتی۔ اگر آخرت کا خوف نہ تھا تو دنیا
لاجی کی خاطر اپنے قلم شتر بے مہار کی باگ کسلی ہوتی۔ کہ آپ نے امام کے
قول کے خلاف اپنا فتویٰ دے مارا۔ آپ فرما رہے ہیں کہ میرے نزدیک وہ
کافر ہے۔ تو وہ جو کسی کافر کو کافر کہنے سے زبان و قلم روکے یا اس کے کافر
ہونے میں شک کرے وہ من شك فی کفره وعذابه فقد کفر کی رو
سے خود کافر ہے یا نہیں؟

عقائد اہلسنت: (۱۹)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو نہیں بخشے گا۔ شرک کے
علاوہ جس گناہ کو چاہے گا معاف فرما سکتا ہے شرک سے بچنے کے بعد بخشش
کا دارومدار گناہوں پر رکھنا اور گناہوں کو بخشش کا ذریعہ بنانا اور گناہوں پر
بخشش کا موقوف کردینا محرمات الٰہیہ کو حلال کرنا ہے جو کفر ہے اور نظام
شریعت کو درہم برہم کرنا ہے اور گناہوں پر لوگوں کو جری و بیباک بنانا ہے
جو کفر ہے۔ (قرآن عظیم و شرح فقہ اکبر عامہ کتب اصول)

عقائد دیوبندیہ ۱۹: دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ شرک سے بچنا
بخشش کا ذریعہ نہیں بلکہ بخشش کا دارومدار گناہوں پر ہے جتنے گناہ ہوں گے
اتنی ہی بخشش ہوگی اگر گناہ نہیں تو بخشش بھی نہیں ہوگی، مولوی اسمٰعیل
دہلوی لکھتے ہیں "اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں، فرعون بھی
اس دنیا میں تھا اور ہامان بھی اس میں بلکہ شیطان بھی اس میں ہے، پھر یوں
سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں سے ہوئے ہیں سوا ایک آدمی وہ سب

کچھ کرلے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی
ہی اس پر بخشش کرے گا۔........................ (تقویۃ الایمان ص ۱۵)

نقل تحریر از اسعد صاحب:-

انیسویں نمبر کا مطلب یہ ہے کہ خدا شرک کے علاوہ ہر گناہ معاف
کرسکتا ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ فرعون و قارون و ہامان کے برابر ہوں،
لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ معاف ہی کرے۔ جیسا کہ آیت میں ہے ان
اللہ لا یغفر ان یشرك به و یغفر مادون ذلك لمن یشاء اس میں
مغفرت منشائے خداوندی پر موقوف ہے۔

جواب: -اسعد صاحب! آپ کے اس جواب میں بھی دورنگی جھلک
رہی ہے۔ اسمٰعیل کی مذکورہ عبارت یوں پیش کی گئی کہ اسمٰعیل نے اپنے آباو
اجداد کے شرک و کفر کو چھپانے کی کوشش کی ہے یہاں تک کہ فرعون وہامان
کے ساتھ شیطان کو بھی صرف گنہگار بتا کر اس طرف عوام کے خیال کو منتقل
کیا ہے کہ تم بھی ان سب کی مثل گناہ کرو اور صرف شرک سے بچے رہو تو
خدا جتنے تمہارے گناہ ہیں اتنی ہی بخشش کریگا۔ (۱) اس قول میں زیادہ سے
زیادہ گناہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور لالچ بھی کہ گناہ جتنے زیادہ کئے
جائیں گے اتنا ہی فائدہ ہے کہ بخشش بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ (۲) فرعون و
ہامان کا گناہ شرک سے بڑھ کر تھا یہ دونوں اپنے کو خدا کہلواتے تھے اور
شیطان ان سب سے یہ شرک کراتا تھا۔ مگر اسمٰعیل صاحب نے کمال
ہوشیاری سے ان کے شرک کو چھپا کر صرف گنہگاروں کی صف میں لاکھڑا
کیا اور بتایا کہ ان سب کی مثل بھی گناہ ہوں تو بھی بخشش ہوجائیگی۔ (۳)

اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اسمٰعیل کے نزدیک دعویٰ الوہیت شرک نہیں صرف گناہ ہے۔ اور شرک کی تعریف جس سے کل کتاب پُر ہے وہ یہ کہ نبی اور ولی سے مدد مانگنی انھیں دور ونزدیک سے پکارنا اور یہ خیال کرنا کہ انھیں خبر ہوگئی انھیں حاضر و ناظر ماننا۔ ان کے نام کے وظیفے پڑھنا، مزاروں پر جانا، روشنی کرنا وغیرہ وغیرہ، نہیں معلوم آپ نے کیا سمجھ کر اس کی تائید و تردید فرمائی۔ تائید تو صاف ظاہر ہے اور تردید میں آیۃ کریمہ پیش کردی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''بیشک اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور شرک کے نیچے جو کچھ گناہ ہیں جسے چاہے معاف فرمادے اور اسمٰعیل صاحب نے اپنی تحریر میں بخشش کا ذریعہ گناہ کو قرار دیا ہے کہ سوائے شرک کے جتنے بھی گناہ ہوں گے اتنی ہی بخشش کریگا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جتنا انعام چاہتے ہو اتنے ہی زیادہ گناہ کرو مگر شرک مت کرنا۔

عقائد اہلسنت (۲۰)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام جس قوم کی طرف بھیجے گئے اس قوم کی زبان کے ماہر تھے بالخصوص سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کی زبان سے واقف ہیں کیونکہ آپ سارے انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔

........(قرآن عظیم)

عقائد دیوبندیہ : (۲۰) دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اردو زبان میں دیوبندی مولویوں کے شاگرد ہیں۔ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی براہین قاطعہ ۲۶ پر لکھتے ہیں ''مدرسہ

دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھکر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات وضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں، فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔''

نقل تحریر اسعد صاحب:-

بیسویں نمبر کا مطلب یہ ہے کہ اس سے مدرسہ دیوبند کی فضیلت کا اظہار ہے۔ اور آپ کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ حضور سب زبانوں سے واقف ہیں آپ چونکہ عرب میں پیدا ہوئے اس لئے صرف عربی سے واقف ہیں اور جگہ دین اسلام اس طرح پہنچا کہ آپ نے دوسرے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ زبانیں سیکھیں جیسے حضرت زید کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا۔

آپ کا مخلص:

محمد اسعد اسرائیلی سنبھل ہلالی سرائے

۴؍مارچ ۱۹۶۲ء

جواب:- اسعد صاحب! مدرسہ دیوبند کی فضیلت کا سوال آیا تو خواب کو بھی حقیقت تسلیم کرلیا حالانکہ اس کا کوئی ثبوت بھی نہیں کہ یہ

خواب من گڑھنت ہے یا واقعی اگر چہ اس صالح کا نام آپ بھی نہ بتا سکیں گے جس نے یہ خواب دیکھا تھا مگر خواب سے کیسے انکار کر دیں، مدرسہ دیوبند کی فضیلت خاک میں ملجائیگی، ہاں حضور کی فضیلت سے انکار ہو جائے تو نہ ایمان میں کمی واقع ہوگی نہ اسلام و عقیدت میں فرق پڑیگا۔

اسعد صاحب: سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے حضور کو اور زبانیں کیوں نہیں سکھائیں جبکہ و علمك مالم تكن تعلم جو کچھ حضور نہیں جانتے تھے وہ اللہ نے سکھا دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چرندوں، پرندوں، فرشتوں اور جنات وغیرہ سے کلام کرنا ان کی بات سمجھنا اور ان کی بات کا جواب دینا ثابت ہے۔ تو یہ کہنا کہ حضور سب زبانیں نہیں جانتے کہاں تک درست ہے پھر جناب آپ اور آپ کی جماعت کو اور زبانوں سے انکار ہے تو سنیئے کہ اردو زبان جان لینے کا اقرار فرما ہی چکے کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے معاملہ ہوا یہ زبان آگئی، کیونکہ رات دن یہ لوگ حضور کی توہین و تنقیص میں قصیدے لکھتے اور مضامین گڑھتے رہتے ہیں، اور دیگر زبانوں کے علماء جو تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں ان سے کوئی معاملہ نہ ہوا جو ان کی زبانیں آتیں۔ اسعد صاحب! یہ دعویٰ کس آسرے پر کر بیٹھے کہ حضور سب زبانوں سے واقف نہیں، کیا دیگر زبان داں قوموں میں حضور کے امتی نہیں؟ اگر ہیں تو ان سے بھی معاملہ ہوا ہو اور کلام آگئی ہو، تو کیا تعجب۔ اگر چہ کلام آگئی، اور معاملہ ہوا یہ دونوں لفظ وضاحت

طلب ہیں اور اسکی وضاحت علمائے مدرسہ دیوبند ہی کرسکتے ہیں (معاذاللہ) جن کے صدقے میں اردو زبان آگئی۔

سوال:۔ منکر نکیر کے سوالات ایک زبان میں ہونگے یا ہر فرد سے اسی کی مادری زبان میں کیئے جائیں گے؟ ما ربك، مادينك، ما تقولُ فی شانِ هذا الرجل۔ کا مطلب اردو، ہندی، عبرانی، سریانی، انگریزی وغیرہ جاننے والے اس کو کس طرح سمجھیں گے؟ جب سمجھ ہی نہ سکے تو ان کے جواب نہ دینے یا غلط جواب دینے پر مواخذہ ہوگا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک ہنگامۂ محشر ہو تو اس کو بھولوں
سیکڑوں باتوں کا رہ رہ کے خیال آتا ہے
تھے کہاں لائی کہاں موج حوادث ہم کو
بس یہی سوچ کے اپنوں پہ ملال آتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو!

یہ پر آشوب و پرفتن دور کہ جس میں بہت سے نئے فرقے اور نئے مذہب نکل پڑے ہیں انہیں میں وہابی دیوبندی غیر مقلد بھی ہیں جنہوں نے عقائد سے لیکر فروعات تک بہت سی باتوں میں کتاب وسنت سے انحراف اور اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیز اولیاء اللہ کی شان میں گستاخیوں، بے ادبیوں کا طومار باندھ رکھا ہے، جس کی تازہ مثال گھاٹ کوپر ممبئی میں ایک غیر مقلد مولوی کی ہونے والی تقریر بھی ہے جس میں ظالم نے حضرت خواجہ غریب نواز کی شان میں شدید گستاخی کی ہے۔ ان لوگوں نے اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہوں میں جو بدتمیزیاں دشنام طرازیاں بکیں ہیں اگر آپ ان کی فہرست دیکھنا چاہیں تو ہمارا رسالہ ”مقالاتِ قادری“ ملاحظہ فرمائیں جو اردو ہندی دونوں زبانوں میں دستیاب ہے۔

ایسی صورت میں ان بددینوں سے اپنے ایمان واسلام کو بچانا اور اسی چودہ سو تیس برس پرانے وقدیم مذہب اہل سنت وجماعت پر قائم رہنا ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے بھولے بھالے انپڑھ کچھ سنی بھائی مال ودولت، زمین وجائداد کے لالچ میں آکر ان سے

رشتہ داریاں کر بیٹھتے ہیں اور دنیا کے چند روزہ عیش وآرام کے چکر میں اپنی بچی کو آخرت کے دردناک عذاب میں ڈھکیل دیتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی لڑکیوں کے ہمدرد نہیں بلکہ بڑے والے دشمن ہیں یا پھر اس نادان دوست کے مترادف ہیں کہ جس کے بارے میں بزرگوں نے کہا ہے کہ ''نادان دوست سے دانا دشمن اچھا'' ایسے لوگوں سے ہماری گزارش ہے کہ اس تحریر کو بغور پڑھیں اور اپنی لڑکیوں کو وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے حوالے کرنے اور انکی لڑکیاں لینے سے گریز کریں۔

فقیر محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

بے ایمان سے نکاح

ارشاد ربانی ہے:- لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ط (الممتحنہ)

نہ یہ انہیں حلال اور نہ وہ انہیں حلال (کنز الایمان)

یعنی مسلمان عورتیں کافروں کیلئے حلال نہیں اور کافر مرد مسلمان عورتوں کے لئے حلال نہیں۔

گمراہ و بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اَهْلُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ

ترجمہ : بدعتی یعنی بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

(جامع الاحادیث جلد اول ص ۶۴)

اور یاد رکھئے کہ کسی بدعقیدہ اور بے دین سے اپنی لڑکی کا بیاہ کرنا

اُسے حرام کاری کے لئے پیش کرنا ہے۔ کیونکہ ان سے کسی کا نکاح ہوتا ہی نہیں ہے۔ اور حرام کاری کے لئے لڑکی دینے والا دیوث (بھاڑو) ہے۔ تو کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ دنیا آپ کو بھاڑو جانے یا کہے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کس لئے۔ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کو اپنی لڑکی دے رہے ہو؟ کیوں ان گستاخوں بددینوں کی لڑکیاں لے رہے ہو؟ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی شان میں ان ظالموں نے جو گستاخیاں، بے ادبیاں، بدتمیزیاں کی ہیں کیا آپ ان سے بے خبر ہیں؟ اگر بے خبر ہیں تو ان دریدہ دہنوں کی کتابیں دیکھئے اور ان سے اپنے ایمان واسلام کو بچایئے۔

تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تذکرۃ الخلیل، تحذیر الناس، صراط مستقیم، رسالہ یکروزی وغیرہا کتب وہابیہ دیوبندیہ

اور اگر آپ انکی گستاخیوں، بے ادبیوں، بدعقیدگیوں سے واقف و باخبر ہیں تو کس لئے رشتہ داریاں کر رہے ہیں؟ دولتمندی دیکھ کر، زمین جائداد دیکھ کر، میل و پلانٹ دیکھ کر، موٹر گاڑیاں دیکھ کر، کوٹھیوں اور بلڈنگوں کو دیکھ کر آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

عبرت و نصیحت

اگر وہابیوں دیوبندیوں و دیگر فرقہائے باطلہ کے باطل و فاسد اور گمراہ کن عقائد و خیالات کو دیکھ کر جان کر بھی آپ نے اپنے کو ان سے دور نہ رکھا، لڑکیاں دینے اور لینے سے باز نہ آئے تو یاد رکھو! جہنم کا عذاب تمہاری اس دین سے دوری اور بد مذہبوں سے رشتہ جوڑنے کا مزہ چکھا

دیگا۔ موت کے فرشتے مال و دولت، زمین و جائداد، میل و پلانٹ، گاڑیوں مازوتیوں، کوٹھیوں بلڈنگوں کا بھوت اتار دینگے، موت کا ایک جھٹکا جگا دیگا، قبر کی تاریکی اور تنگی صلح کلیت و گندی سیاست اور نیتا گردی و ٹھیکیداری کا نشہ اتار دیگی:-

اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

میرے سنی بھائیو! ایمان ہی وہ دولت ہے جس پر بخشش ونجات کا انحصار ہے، ایمان ہی وہ نعمت ہے کہ جس پر دیدار الٰہی اور شفاعت رسول کی بشارت ہے۔ ایمان ہی وہ انمول سرمایہ ہے کہ جس سے آدمی جہنم کے ابدی عذاب سے بچ سکتا ہے۔

میرے اسلامی بھائیو! یہ دین ہے کوئی دنیوی جھگڑا نہیں، ٹھنڈے دل سے بنظر انصاف دیکھو، سوچو، غور کرو، حق کو قبول کرو، باطل سے الگ ہو جاؤ، اللہ توفیق دے۔ آمین۔

وہابیوں دیوبندیوں کا نکاح پڑھانا کیسا ہے؟

صوفی باصفا پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مفتی محمد فاروق صاحب قادری مدظلہ سے سوال کیا گیا کہ کسی وہابی دیوبندی کا نکاح پڑھانا کیسا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

تو آپ نے لکھا کہ انکا نکاح پڑھانا حرام اور اشد حرام ہے۔ پڑھانے والا سخت گنہ گار اور مجرم وخطاکار ہے، سنی علماء وائمہ پر اس قسم کے نکاح سے اجتناب لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر قادری محمد فاروق غفرلہ

مسلمانان اہلسنت سے مخلصانہ اپیل

وہابیوں، دیوبندیوں غیر مقلدوں کا نکاح پڑھانا حرام اور وہ بھی کسی سنی لڑکی سے اشد حرام، نہایت بدکام، فعل بدانجام ہے اس لئے جو سنی مولوی یا امام کسی وہابی وغیرہ بدمذہب کا نکاح پڑھائے اُسکا شرعی اور سماجی مکمل بائکاٹ کریں۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، ایسا شخص وعظ و تقریر اور کسی سنی درسگاہ میں پڑھانے کا ہرگز ہرگز اہل نہیں بلکہ ایسے آدمی سے یہ کام کرانا حرام حرام حرام، اور جو لوگ مطلع ہونے کے بعد بھی ایسے مولوی یا امام کو وعظ وتقریر میں اپنے یہاں بلائیں یا اپنے بچوں کو پڑھوائیں وہ بھی خطاکار اور عذاب آخرت کے سزاوار ہونگے۔

نوٹ کچھ لوگ جب اپنی دیوبندیہ وہابیہ بہو کو بیاہ کر اپنے گھر لاتے ہیں تو بلا توبہ کسی سنی مولوی یا امام سے اس کا نکاح دوبارہ سے پڑھوا دیتے ہیں یا بارات کے ساتھ ہی میں لڑکی کے یہاں کسی سنی امام کو لے جاتے ہیں اور اس سے نکاح پڑھواتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب تو نکاح پکے میں ہو گیا اور کچھ لوگ دیوبندی لڑکے کو بریلی لے جا کر اعلیٰ حضرت کے مزار پر حاضری دلواتے اور چادر چڑھواتے ہیں اور کہتے ہیں اب تو یہ سُنّی ہو گیا اور چھوٹی عقل بڑے پیٹ والے،، علم سے کورے کچھ سنی مولوی اور امام بھی دباؤ میں آکر یا چند سکوں کے چکر میں اس طرح کے نکاح پڑھا دیتے ہیں، یاد رکھیں یہ سب دھوکہ ہے، فراڈ ہے، شرعاً ان طریقوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ جب کسی فاسق معلن کو بعد توبہ فوراً امام نہیں بنا سکتے اور کسی فاسق کی توبہ کے فوراً بعد گواہی قبول نہیں کر سکتے تو کسی بد عقیدہ اور بے دین پر توبہ کے فوراً بعد اعتماد اور بھروسہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ کسی سنی لڑکی کو اس کے حوالے کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟

تفصیلات کے لئے دیکھیں

۱۔ بد مذہبوں سے رشتے ۲۔ احکام وہابیت ۳۔ بدمذہبوں سے نکاح وغیرہ

نوٹ: یہ تمام احکام بد مذہبوں، بدعقیدوں اور بے دینوں کے لئے ہیں۔ اور جو لوگ معمولات اہل سنت پر عامل نیز عقائد اہلسنت کے قائل ہیں اور بد مذہبوں بدعقیدوں کے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر ان سے برأت و بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ ان پر محض شک وشبہ یا اپنی منگڑھت کی بنیاد پر یہ احکام یا اس قسم کے دوسرے احکام لگانا، جیسا کہ آجکل بہت سے نادان سنی کر رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم بہت اچھا کر رہے ہیں۔ یہ سخت مذموم اور سنیت کے لئے نقصان دہ ہے۔

تائیدات جلیل تصدیقات جمیل

(۱) بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں بدعقیدوں سے ترک تعلق کا شدید حکم ہے اور حدیث میں لفظ لَا تَنَاکحُوھم۔ ان سے نکاح کو کھلم کھلا حرام قرار دیتا ہے۔ سنی بھائیوں سے گزارش ہے کہ اس مضمون کو حقیقت کی نگاہوں سے دیکھیں اور پڑھیں اور اس چند روزہ زندگی میں وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں وغیرہ بدعقیدوں سے میل ومحبت اور ان کے ساتھ شادی بیاہ جیسے کام کر کے آخرت کی زندگی جو ہمیشہ رہنے والی ہے اس کو برباد نہ کریں ورنہ بروزِ قیامت افسوس و پچھتاوے کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا اسلئے

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے ☆ پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

فقط صغیر احمد رضوی جوکھنپوری ناظم اعلیٰ الجامعۃ القادریہ رچھا بریلی شریف

(۲) محمد سلیمان نعیمی خادم الند رئیس والافتاء جامعہ نعیمہ دیوان بازار مرادآباد

(۳) محمد توفیق احمد نعیمی بانی دارالعلوم برکات الحدیث شیش گڑھ بریلی شریف

اُمت مسلمہ کی خیر خواہی اور خالص اسلام وسنیت کی اشاعت کے مقدس
جذبے کے تحت سرزمین پیلی بھیت شریف پر چلنے والا واحد نشریاتی ادارہ

مؤسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ

کوئی معمولی اور محض نام کا ادارہ نہیں بلکہ کتاب وسنت اور دعوت دین کی ایک مؤثر آواز ہے جو بدعت وگمراہی اور جہالت وخرافات کی تیز و تند ہواؤں میں مسلک اعلیٰ حضرت کا علم اٹھائے ہوئے پورے ملک میں پچھلے اٹھارہ سال سے اشاعت دین کی ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس لئے ادارہ تمام احباب اہلسنت کی دعاؤں اور مادّی تعاون کا طلب گار ہے آپ کی معمولی توجہ ادارے کے بقا واستحکام کی ضمانت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

لہٰذا چرم قربانی اور زکوٰۃ وفطرہ ودیگر عطیات اس کو دینا جہاں دین کی عظیم خدمت ہے وہیں صدقۂ جاریہ بھی ہے۔ آپ اپنے احباب ورشتہ داروں کو ترغیب دلا کر بھی نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ راہ خدا میں پیسہ دلانے والا بھی دینے والے ہی کی طرح اجر وثواب کا مستحق بنتا ہے اس لئے اس اہم کام کی طرف ضرور توجہ دیں۔ اللہ ہم اور آپ سب کا حامی وناصر ہے۔

نوٹ: ادارے کی جانب سے حصّے والی قربانی کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے اگر آپ حصے والی قربانی میں شرکت کرنا چاہیں تو ذمہ داران ادارہ سے رابطہ قائم کریں۔ پتہ:-

Mohammed Abdul Rasheed Qadri
ISLAMI[illegible] INVITATION MIRROR
Gularia Sakola, Pilibhit-262001 (U.P.) India